وقال اللہ الولی تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام ۱۲

تحفۃ الحقوق ۱۲۹۰

در مطبع صدیقی واقع بریلی عیان بہ پیرایۂ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس اُس حق تبارک و تعالی کے کہ اوسنے اپنی کمال فضل و عنایت سے ہمکو راہ
اسلام کی دکھلائی اور مسلمان بنایا اور بشرط ادای حقوق اسلام کے وعدہ وصول نعمای
بہشت بین کا کیا اور دخول دوزخ سے بچایا اور درود و سلام اوپر اُس نبی برحق اور شفیع مطلق
حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہمکو اُس جناب کے وجہ وسیلہ سے
حقیقت دین اسلام کی معلوم ہوئی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد پر اطلاع اور وقوف
پایا اور رحمت و برکت اوپر آل و اصحاب آنحضرت صلعم کے کہ اُنھوں نے بسعی بازو اپنی
کے سنت نبوی کو تا بروز قیامت زندہ اور جاری کر کے رسوم کفر اور آئین ضلالت
کو اٹھایا بندہ گنہگار شرمسار امیدوار رحمت یزدانی محمد سعد الدین عثمانی بیان کرتا ہے
کہ بعضی اعزہ احباب نے جیسا اولو الالباب حفظہم تعالی اُنکو دنیا میں خوش اور محظوظ رکھے

اور بعضی ایسے صحبات عالیہ کو پوچھا دہلی مین اس گنہگار سے باعث اور موکد ہوئے کہ نسخہ
حقیقۃ الاسلام تالیف فرید عصر وحید دہر زیب آرای مسند قضا زینت افزای ملت بیضا حامی
دین محمد عربی قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بیان مین
کمال سے جز اور مختصر اور واسطی تعلیم عوام کے بہت بہتر ہے اگر اسکا ترجمہ بالتمام اردو مین موافق
محاورہ اس ملک کے لکہا جاوے تو ہر ایک اسکی پڑہنے اور سننے سے توفیق عمل کے پاکر ادای حقوق
اسلام پر سعی کرے اور ہم تم بہی ثواب پاوین کہ الدال علی الخیر کفاعلہ مشہور ہے ہر چند کہ
یہہ قلیل البضاعۃ لیاقت بجالانے ایسے امر اہم کی نرکہتا تہا لیکن آزردگی اور دل شکنی بزرگون
اور دوستون کی طالبان اسلام سے ورجا نکر بہ امتثال اونکے کچہہ علاج ندیکہا ناچار نظر اوپر
اعانت اور توفیق حضرت باری عز اسمہ کی کرکے ترجمہ اس کتاب مستطاب کا شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۳۳
ہجریہ مقدسہ مین بغیر لحاظ تقدیم و تاخیر الفاظ عبارت عربی و فارسی کے اردو زبان مین بطور
خلاصہ لکہنا شروع کیا اور نام اسکا تحقیق الحقوق رکہا چنانچہ بعونہ تعالی شانہ کے چند روز
مین لکہکر ان صاحبون کی خدمت مین حاضر کیا الحمد للہ والمنۃ کہ ان دوستان باصفا نے
پسند خاطر عاطر کا فرماکر حظ وافر اٹہایا یا ارحم الراحمین اپنی عنایت و رحمت سے اسکی پڑہنے
اور سننے والونکو ایسی توفیق دے کہ اسکی مطالب دریافت کرکے بدل و جان عمل کرین اور
ہمیشہ سب حقدارونکا حق پہچانکر ادا کرتے رہین اور اسکی خلاف سے بچین تعلیم

دن عذاب سے نجات پاوین اور بلا حساب وکتاب بہشت برین مین پونہچین اور حق
تعالی اس کتاب کو اور لوگونکے اسپر عمل کرنے کو وسیلہ نجات دینی و دنیوی مجہہ عاصی
بدکردار کا فرمادے آمین ثم آمین ۔ احب الصالحین ولست منہم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا +

آغاز ترجمہ کتاب حقیقۃ الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین اے طالب علم اسلام کامل کے یقین دل سے معلوم کرکہ
اسلام کامل اسکو کہتے ہین کہ تو بقدر طاقت خود ہرایک حقدار کا حق ہمیشہ پورا
ادا کرتا ہے کسی نوع کا قصور و فتور اسمین دخل اور راہ نپاوے سو **پہلی قسم** سب
حقوق مین حق حق جل و علا شانہ کا ہے پس لازم ہے کہ تو سب سے پہلے حق اسکا ادا کرتا
رہے اسواسطے کہ وجود اور جو چیزین کہ تابع وجود کی ہین بخشش اور عنایت اسی کی ہے کوئی اسکا
سہیم اور شریک نہین جو کوئی دم کہ نیچے کو جاتا ہے زندگی کے برہنے کا سبب ہے اور جب اوپر کو آتا ہے
طبیعت کو خوشی اور تازگی بخشتا ہے پس ایک ایکدم مین دو نعمتین حاصل ہوتی ہین اور ہرایک نعمت
پرایک شکر ادا کرنا واجب ہے پس ۔ از دست و زبان کہ برآید + کز عہدہ شکرش بدر آید + پہر ظاہر
یہہ بات ہے کہ اگر تمکو حق تعالی کی کسی نعمت کے ادا کرنے کی توفیق حاصل ہو خواہ زبان سے خواہ ہاتھہ
یا پانوسے خواہ دل سے سو زبان اور ہاتہہ پانون اور دل اور توفیق شکر کی یہہ سب حقتعالی کی بخشش
اور اسیکی نعمتین ہین پس ہرایک شکر پر بہی کہی شکر لازم ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کو

اللہ تعالی کے شکر کے ذمہ اور عہدہ سے باہر آنا محال اور موجب تسلسل کا ہے چنانچہ اللہ
خود فرماتا ہے کہ اگر تم شمار کرو اللہ کی نعمتیں ہرگز احاطہ اور شمار نہ کر سکو گے مقرر اللہ
غفور رحیم ہے یعنی بخشنے والا مہربان ہے غفور رحیم کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے
کہ حق تعالی نے اپنے بندوں پر وہ تکلیف نہیں رکھی جو انکی طاقت سے باہر ہو اور اوسکے
اٹھانے سے عاجز ہوں اسواسطے جو پہلے درجہ کا حق ادا شکر کا ہے سو معاف کیا اور بقدر
طاقت اور وسعت کے شکر کا ادا کرنا واجب فرمایا سو جو شخص بقدر طاقت بشری
کے حق تعالی کا شکر ادا کرتا ہے اوسکو حق تعالی نے اپنے فضل و کرم سے شکور کہا
ہے یعنے بڑا شکر گزار چنانچہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ نوح بڑا
شکر گذار بندہ تھا آپ جو کوئی مقدور پاکر ادائے شکر میں قصور اور کوتاہی کرے وہ
بڑا ظالم اور نہایت ناشکر ہے کہ اسقدر بے انتہا نعمتیں ایسے منعم کی پاکر اوسنے شکر ادا نہ کیا
اور اپنی مقدور سے بھی قاصر ہوا فرمایا اللہ تعالے نے اگر تم شمار کرو نعمتیں خدا کی تو
سب نعمتوں کا احاطہ نہ کر سکو گے مقرر آدمی یعنی اکثر لوگ بیشک بڑے ظالم اور
نہایت ناشکر ہیں خدا کی نعمتوں کی پس جسقدر شکر کہ بندوں سے مطلوب ہے وہ یہہ ہے
کہ بندے حق تعالی کو اوسکی صفات کمال کے ساتھ موافق نفس الامر کے بقدر اپنی طاقت
کے پہچانیں اور مطابق اوسکی حکم کے عقیدہ صاف اور خوے نیک اور عمل صالح بجا لاویں ہر

علی الخصوص جو کچھہ اوسنی بندونکے ذمہ پر احکام واجب کئی ہین اونکو اچھی طرح ادا
کرتے رہین اور جو چیزین کہ مکروہ اور بری ہین اونسی بچتے ہین اور دور بھاگین اور حق
تعالی کی مرضی اور خواہش کو اپنی اور سارے جہان کی خواہش پر مقدم کہین تو بروز تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ کے شرمندہ اور خجل نہوین یعنی قیامت کے دن ہر کوئی جانیگا کہ کس
چیز کو آگی رکہا اور کس چیز کو پیچھی کیا نفس کے خواہش کو حق تعالی کی رضامندی پر یا حق تعالی
کی مرضی کو نفس کی خواہش پر اللہ تعالی نے فرمایا کہ تو کہہ اے رسول اگر تمھاری مان باپ اور
تمھاری بیٹے اور تمھاری بھائی اور تمھاری جوروئین اور تمھاری کُنبہ والے اور تمھارے
مال جو تمنی کمائی ہین اور سوداگری کہ تم اوسکی منفعت کی جاتے رہنی سی ڈرتے ہو اور رہنے
کے مکان جو تمھاری دلکو پسند آئی ہین بہت دوست ہووین تمھاری نزدیک خدا سی اور
رسول سی اور جہاد اور کوشش کرنیسی خدا کی راہ مین تو منتظر رہو اللہ کے حکم اور عذاب کے
آنیے تک دنیا مین یا آخرت مین فائدہ مسلمانکو چاہیی کہ جسکو دوست رکھی تو خدا کیواسطی اور جسکو
دشمن رکھی تو خدا کیواسطی اور جسکو کچھہ دی تو خدا کیواسطی اور نہ دے تو خدا کیواسطی اور اگر کوئی لقمہ اپنی منہ
مین یا جورو لڑکون کے منہ مین رکھی تو اس نیت سی رکھی کہ حق تعالے نی مجھپر واجب کیا ہی
چنانچہ ابو داؤد نی ابامہ سی اور ترمذی نی معاذ سی روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو شخص کسیکو دوست رکھی خدا کیواسطی اور دشمن رکھی خدا کیواسطی اور دی خدا کیواسطی

اور نہ ہی خدا کیواسطی تو مقرر اُس شخص نے اپنے ایمانکو پورا کیا اور بخاری و مسلم نے ابن مسعود

سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان عبادت کیے نیت سے اپنی جورو

لڑکونپر کچھہ خرچ کرتا ہی تو اوسکو ثواب صدقے کا ملتا ہی فصل جبکہ پہچاننا اللہ تعالی کی ذات

و صفات اور مرضیات و مکروہات کا بلاواسطہ اور بغیر وسیلہ پیغمبرونکے ممکن نہین اور صرف عقل سے

کام نہین چلتا اسواسطی ایمان لانا ساتھہ کتابون اور رسولونکے اور جو کچھہ انبیا علیہم السلام

حقتعالی کے پاس سے لائی ہین اور خبر دی ہی ایمان باللہ مین اصل ہی بخاری اور مسلم نے

لکھا کہ ابن عباس رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرستادگان قبیلہ عبد القیس سے پوچھا

کہ تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا چیز ہے انھون نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتے

ہین آپنے فرمایا گواہی دینا اللہ کی وحدانیت پر اور محمد کی رسالت پر اور جاننا چاہیے کہ اطاعت

اور فرمانبرداری رسول اللہ صلعم کی بعینہ اطاعت و فرمانبرداری حق جل شانہ کی ہی چنانچہ

حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جس شخص نے رسول اللہ کی فرمانبرداری کی بیشک وہ اللہ تعالی

کی اطاعت بجالایا اور محبت رسول اللہ صلعم کی وہی محبت حق تعالی کی ہی بخاری و مسلم نے روایت

کیا کہ انس رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب آدمیون

سے مجھکو زیادہ دوست نرکھے اوسکا ایمان صحیح نہین اس سے ثابت ہوا کہ جیسے ادا کرنا حق اللہ

تعالی کا طاقت بشری سے باہر ہی ویسے ہی ادا کرنا حق رسول اللہ صلعم کا لیاقت انسانی

سو خارج ہی لیکن غرض یہ ہے کہ حتی المقدور قصور نکرے اور بقدر طاقت بجا لاتا رہے اور
پہچان اسکی یہ ہی کہ جس کام کے کرنیکو فرمایا سو بخوشی خاطر دل لگاکر بغیر کمی و زیادتی کے
کرتا اور جس سے منع کیا اوسکو برا جانکر دور بھاگتا اور اونکی روح مقدس مطہر پر درود
سلام کی کثرت کرے اور اونکی آل و اصحاب کے ساتھ محبت رکھے **فصل** اب جاننا چاہیئے کہ جیسا پہچاننا
ذات و صفات اور مرضی و نامرضی حق تعالی کا بوسیلہ پیغمبر صاحب صلعم کے اونکی آل و اصحاب
رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا اور میسر آیا ویسا ہی ہمکو بتوسل آل و اصحاب آنحضرت صلعم کے پہنچا
علی الخصوص بسبب بازوی خلفاء راشدین کے دین اسلام نے قوت اور رونق پائی اور اقوال و
افعال پیغمبر صاحب صلعم کے جو بعض اصحاب کو معلوم تھے اور اکثر کو معلوم نہ تھے سو کد و کاوش
خلفاء راشدین کیسے اطراف جہان میں منتشر اور مشہور ہوئے اور مسائل مختلف فیہ مجمع علیہ ہو گئے
اسواسطے کہ ہر مسئلہ میں اصحاب کو جمع کرکے خوب چھانکر تحقیق کو پہنچا کے رواج دیتے تھے اور ظاہر
کرتے تھے پس ادا کرنا حقوق صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کا عین ادا کرنا حق رسول اللہ صلعم کا
ہی اور محبت اور اطاعت اونکی ہو بہو محبت اور اطاعت آنحضرت صلعم کی ہے چنانچہ ترمذی
نے عبد اللہ بن مغفل سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جس شخص نے میرے اصحاب کو دوست
رکھا سو بلحاظ میری دوستی کی اونکو دوست رکھا اور جسنے انکو دشمن رکھا سو میری دشمنی کے
سبب سے اونکو دشمن رکھا اور جسنے اونکو ایذا دی سو بیشک اسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے

جنکا ایذا دینی سو مقرر ہی ایسے الہہ کو ایذا دینا اور مسلم اور ترمذی نے حذیفہ سے روایت کی ہی
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بعد میرے ابو بکر اور عمر رضہ کی پیروی کیجیو وہ دونو بعد میرے خلیفہ
ہووینگے اور فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو اور عمل کرو بعد میرے میرے طریق پر اور خلفائے راشدین
کے طریق پر جو میرے بعد ہووینگے اور طبرانی اور حاکم نے بیان کیا کہ ابن عباس رضہ نے کہا کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی رضہ اسکا دروازہ ہی اور احمد و طبرانی نے زید بن ثابت
وغیرہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا میں تمہارے درمیان میں اپنے بعد دو چیز مضبوط
چھوڑتا ہوں ایک کلام اللہ اور دوسرا اپنی عترت یعنی اولاد جگر گوشہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور
فرمایا کہ سیکہو نصف علم اس حمیرا سے یعنی عائشہ صدیقہ رضہ سے اور رزین نے حضرت عمر رضہ سے روایت کیا کہ
پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا میرے اصحاب تارونکی مانند ہیں اونمیں سے جس صحابی کے ساتھ پیروی
کروگے سیدھی راہ پاوگے اس مضمونکی حدیثیں اور بھی بہت ہیں فصل جیسا کہ حق اصحاب
اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کا حق تعالی کے اور رسول اللہ صلعم کے حق میں داخل ہی ویسا
ہی حق علماء محدثین اور فقہاء مجتہدین اور مصنفان کتب دین اور استادان علوم ظاہر
پیران علوم باطن کا بہی رنگ اہل بیت و اصحاب کے داخل ادای حقوق خدا و رسول خدا صلعم کے
ہی کیونکہ یہہ لوگ وارث پیغمبروں کے اور اوٹھانیوالے علم دین کے ہیں اصحاب سنن نے بشر
بن قیس سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مقرر اور فی التحقیق عالم لوگ وارثان انبیا

ہین اور بے شک انبیا علیہم السلام کوئی درہم اور دینار نہین چھوڑ گئے بلکہ انھون نے
علم کے سوا کچھ نہین چھوڑا اور ترمذی نے ابی امامہ سے اور دارمی نے مکحول سے اور
حسن نے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بزرگی عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسی میری
بزرگی ادنی مسلمان پر پھر آپنے یہہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
یعنے بندونمین جو لوگ کہ عالم ہین وہی خدا سے ڈرتے ہین اور یہہ بھی آنحضرت صلعم نے
فرمایا ہی کہ مجکو اللہ تعالی نے صرف تعلیم ہی کیواسطے بھیجا ہی اور بیہقی نے لکھا ہی کہ
انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے بہت بڑا جواد ہی اور آدمیون
مین مین بڑا جواد ہون اور میرے بعد وہ بڑا جواد ہی کہ اوسنے علم پڑہکر لوگونکو سکھلایا
اور جہانمین پھیلایا وہ شخص قیامت کے دن ایک گروہ اور امت علحدہ ہوکر آویگا یعنی ہر چند
کہ وہ خود امتی ہی نبی نہین کہ اسکی ساتھہ امت ہو لیکن جماعت شاگردونکی مثل امت
کے اسکے ساتھہ ہوگی اور ذہبی نے عمران بن حصین سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا قیامت کے دن عالمونکی روشنائی اور شہیدون کا خون میزان مین کسین گی پہر عالمون
کی سیاہی شہیدونکے خون پر غالب ہوگی علما اور اولیا کی اطاعت اور فرمانبرداری وہی
اطاعت و فرمانبرداری خدا اور رسول اللہ صلعم کی ہی اور محبت انکی محبت آنکی اللہ تعالے
نے فرمایا ہی کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور خدا کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو لوگ

کہ خدا کا حکم بندونکو پوہنچاتے ہین آنکی فرمانبرداری کرو یعنی عالمون کی پیغمبر صاحب صلعم اور اونکے آل و اصحاب اور ظاہر باطن کے علما سب اللہ تعالی کے بندے ہین ہرچند کہ حق انکا بندون کے حق مین داخل ہی لیکن فی الحقیقۃ اللہ تعالی کے حق مین ملا ہوا ہی اسواسطے کہ اگر انبیا اور علما علیہم الصلوۃ والرضوان کو اللہ تعالی پیدا نکرتا تو نہ کوئی خدا کو پہچانتا اور نہ کوئی اسکا حق ادا کرتا پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اگر ہدایت خدا تعالی کی نہوتی یعنے اللہ تعالی کتابین اوتارتا اور رسولونکو نہ بھیجتا تو کوئی شخص ہدایت نپاتا اور نہ کوئی زکوۃ دیتا نہ نماز پڑہتا یہہ لوگ انبیا اور اولیا حق تعالی کی ذکر اور یاد مین مشغول اور غرق ہین اونکو دیکھنے سے حق تعالی یاد آتا ہی دوستی اونکی خدا کی دوستی اور دشمنی آنکی خدا کی دشمنی ہی چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی بغوی نے لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی میرے بندونمین میرے اولیا وہ ہین کہ جہان میرا ذکر ہوتا ہی وہان اُنکا ذکر ہوتا ہی جہان اونکا ذکر ہوتا ہے وہان میرا ذکر ہوتا ہی اور بخاری نے ابیہریرہؓ سے نقل کیا ہی کہ یہہ بھی حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص میرے کسی ولی کے ساتھہ دشمنی کریگا مین اُسکو خبردار کرتا ہون کہ میرے ساتھہ وہ شخص لڑے ہی اور یہی مضمون حدیث نبوی مین بھی آیا ہی

قسم دوم حقوق عباد حقوق العباد مین حق اُن لوگون کا ہی جو مظہر بعض حقوق اللہ کی ہین اور بظاہر ایجاد و پرورش مین اور روزی وغیرہ کی پوہنچانے مین

واسطہ اور سبب پڑے ہین جیسے ماں باپ اور دادی دادا اسیو جو لوگ کہ ظاہر مین اللہ
انکے وسیلے سے پرورش کرواتا ہی یا روزی پہونچاتا ہی یا کسی طرحکی نعمت یا راحت یا عزت
یا کوئی اور شفقت انکی ہاتھ سے دیتا ہی شکر ادا کرنا بھی واجب ہے مسلم و ترمذی نے ابی سعید
سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص آدمیونکا شکر نہ ادا کرے وہ اسنے خدا کا شکر
نہ ادا کیا فصل ان سب حقوق مین پہلا اور سب سے زیادہ حق ماں باپکا ہی اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ مین نے انسان کو حکم کیا اس بات کا کہ نکوئی کرے اپنے ماں باپکے ساتھ جو حق نکوئی کا
کر چکا ہے ماں نے اسکو سختی پر سختی کے ساتھ پیٹ مین اٹھایا اور دو برس اسکو دودھ پلایا
شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا یہہ حکم قران مجید مین کئی جگہہ آیا ہی اور بخاری و مسلم نے
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے اشراک کو اور عقوق کو کبائر مین فرمایا ہے
اشراک کہتے ہین خدا کے ذات یا صفات مین کسیکو شریک کرنیکو اور عقوق کہتے ہین ماں باپکے
ستانیکو اور نافرمانی کرنیکو - عق کے معنی کاٹنا اور شق کرنا بخلاف بر اور صلہ کے کہ
اوسکی معنی نکوئی کرنا اور ملانا اور احمد نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے دس چیزکی کرنیکو وصیت فرمائی اونمین ایک یہہ فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ
کسی چیزکو اگرچہ تجکو مار ڈالین اور جلادین دوسرا یہہ کہ ماں باپ کی نافرمانی مت کر
اور اونکو ایذا مت دے اگرچہ تجکو حکم دین کہ اپنی جورو اور لڑکون سے اور مال و اسباب

سے جدا ہوجا اور بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب
صلعم سے پوچھا کہ سب سے زیادہ حقدار کون ہے جسکے ساتھ اچھی طرح گذران کرے اور نیکی کرے
سے پیش آوے آپ نے فرمایا تیری ماں سب سے زیادہ حقدار ہے پھر اوسنے پوچھا اوسکی بعد کون
ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ تیری ماں پھر اوسنے عرض کیا کہ پھر اوسکی بعد کون ایسا لائق ہے
آپ نے فرمایا کہ تیری ماں ایسی لائق ہے چوتھی بار پھر اوسنے سوال کیا کہ یا رسول اللہ پھر کون
ہے چوتھی بار کے جواب میں فرمایا تیرا باپ پھر اوسکو بعد اوس سے کمتر پھر اوسکی بعد اوس سے
ادنے یعنی بعد ماں باپ کے جیسا جسکا درجہ اور مرتبہ رشتہ میں کمتر ہے ویسا ہی اوسکا حق
بھی کمتر ہے اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایکروز پیغمبر صاحب صلعم نے تین بار زبان
مبارک سے فرمایا خاک بھرے ناک اوس شخص کی یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکی حق میں ایسا
ہوا آپ نے فرمایا جس شخص کے ماں باپ دونوں یا ایک اوسکا پاس بوڑھے ہوں اور وہ شخص بہشت
سے محروم رہے یعنی اطاعت اور خدمت ماں باپ کی ہر وقت سبب دخول بہشت کا ہے خصوصاً
وقت ضعف و پیری کے کہ اونکی طاقت نشست و برخاست کی موقوف ہے اور جو شخص ایسے وقت
میں اونکی فرمانبرداری اور خدمت گذاری نہیں کرتا اور بہشت سے محروم رہتا ہے اور
صحیح ترمذی میں ابن عمر رض سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے ایک
بڑا گناہ سرزد ہوا ہے سو میری توبہ کیونکر قبول ہو آپ نے پوچھا تیری ماں زندہ ہے بولا کہ نہیں

پھر آپ نے فرمایا تیری کوئی خالہ ہی کہا ہے آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ نیکی کرا ور پیغمبر
صاحب صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے مین اللہ تعالی کا فرمانبردار
ہو یعنے اللہ تعالے کی اطاعت کی لحاظ سی ماں باپ کا حق ادا کرے تو اسکے واسطے دو دروازے
بہشت کے کھولیجاوین اور جو اکیلی ماں یا اکیلا باپ ہو تو ایک دروازہ کھولا جاوے اور جو شخص
کہ ماں باپ کے حقوق ادا کرنے مین حق تعالے کی نافرمانی کرے تو اوسکی واسطے دو دروازے دوزخ
کے کھولی جاوین اور جو ایک ہو تو ایک کھولا جاوے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ اور جو
ماں باپ ظلم کرین آپ نی تین بار فرمایا اگرچہ ماں باپ اوسپر ظلم کرین اور یہہ بھی رسول
اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ جو نیک بیٹا اپنی ماں باپ کیطرف محبت کی نظر سی دیکہتا ہے
تو اللہ تعالے اوسکی واسطی ہر نظر کے بدلے ایسے ایک ایک حج کا ثواب لکھتا ھے
جسمین کوئی گناہ نہوا ہو یعنی وہ حج کہ گناہ سے خالی ہو یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص
اگر ہر روز سو بار دیکھے تو ہر روز سو حج کا ثواب پاوے فرمایا ہاں البتہ اللہ بہت بڑا
اور بہت خوب ہی اور یہہ بات اوسکی نزدیک کچھہ مشکل نہین ہی یہہ دو نو حدیثین بیہقی نے
ابن عباس رض سے روایت کی ہین ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد کا ہے
آپ نی پوچھا تیری ماں زندہ ہی عرض کیا زندہ ہی فرمایا تو اوسکی خدمت گزار رہین کاکر
بہشت اوسکی قدمون کے نیچے ہی اس حدیث کو بیہقی نے معاذ بن جبل سی روایت کیا ہے

ترمذی اور ابوداؤد نے ابن عمر رضی سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر نے کہا یا رسول اللہ
میری ایک جورو ہے کہ میں اوسکو بہت چاہتا ہوں اور میرا باپ عمر اُس سے ناخوش ہے
آپ نے فرمایا تو اوسکو طلاق دے ابن ماجہ نے ابی امامہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب
صلعم سے پوچھا کہ ماں باپ کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا وہ دونو تیری بہشت اور دوزخ ہیں یعنی
تو اگر اونکی اطاعت اور خدمت گذاری میں رہیگا بہشت پاویگا نہیں تو دوزخی ہوگا ابوداؤد
و ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے اور اوسنے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب صلعم
کے حضور میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال چھین لے آپ نے فرمایا تو اور تیرا
مال سب تیرے باپ کا ہے پھر فرمایا کہ اولاد تمہاری تمہاری کمائی کی سب چیزوں میں اچھی
کمائی ہے تم کھاؤ اپنی اولاد کی کسب کمائی میں سے ایسے جانا چاہیے کہ نفقہ ماں باپ اور دادا
دادی کا جو مفلس ہوں اگرچہ کمانے کی طاقت رکھتے ہوں یا کافر ذمی ہوں اوس اولاد پر جو آزاد
اور عاقل و بالغ ہوں واجب ہے بشرطیکہ اولاد کو کسب پر قدرت بھی ہو صحیحین میں یعنی بخاری و مسلم
میں اسماء بنت ابی بکر رضی سے روایت ہے کہ اونسے پیغمبر صاحب صلعم سے پوچھا میری ماں آئی ہے لیکن
کافرہ ہے میں اوس سے ملوں اور صلہ رحم کروں فرمایا البتہ تو اوسکے ساتھ صلہ رحم کر
خاطر داری اور رضاجوئی ماں باپ کی اور حکم بجالانا واجب ہے مگر کسی گناہ میں یا ترک فرض
و واجبات میں اطاعت انکی درست نہیں ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی سے نقل کیا ہے کہ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی حق تعالی کی رضامندی باپ کی رضامندی مین ہی اور ناخوشی
حق تعالی کی باپ کی ناخوشی مین مترجم عفا اللہ کہتا ہی (یہہ حدیثین قدسی مین فی اصل کتاب
مین نہ تھین) اور حدیث قدسی مین آیا ہی ای رسول اللہ جو شخص ماں باپکے اطاعت مین ہے
اوس سی تو کہدی کہ تو جو چاہے سو برا کام کر اللہ تعالے تجکو بخشیگا اور جو کوئی
ماں باپ کی اطاعت سی باہر ہی اور اونکو ستاتا ہی تو اوس سی کہدی کہ تو جو چاہی سو اچھا
کام کر اللہ تعالی تجکو نہین بخشیگا اور یہہ بھی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ اللہ تعالی نے
فرمایا جس شخص سی اوس کے ماں باپ خوش ہین تو مین بھی اوس سی خوش ہون اور حق تعالی
نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اگر لڑین تیرے ماں باپ تجھ سی اس بات پر کہ تو شریک کرے
میرا اوس چیز کو جسکا تجکو علم اور خبر نہین یعنی تو علم توحید کا رکہتا ہو سو اس بات مین تو انکی
اطاعت مت کر اور دنیا مین اونکے ساتھ خوبی صحبت رکہہ اور [illegible] جسطرح شریعت مین
جائز ہے اور احمد و حاکم نے عمران سی اور حکیم نے عمرو الغفاری سی روایت کیا ہی کہ
پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسیکے فرمانبرداری نہین حق تعالی کی نافرمانی مین اور صحیحین مین
حضرت علی رضہ سی لکہا ہی کہ فرمانبرداری کسی بندہ کی اللہ تعالی کی نافرمانی مین درست
نہین اور اطاعت ایسی امر مین درست ہی جو شریعت مین درست ہی اور رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہی کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹی بھائی پر ایسا ہی جیسا باپ کا حق بیٹے پر

فصل باپ کے حقوق مین یہہ بھی ہی کہ اوسکے دوستون کے ساتھہ دوستی اور نیکی کرے
مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کمال نکوئی کا وہ ہی کہ
بیٹا اپنے باپ کے گئے پیچھے اوسکے دوستون کے ساتھہ نیکی کرے صلہ اوسکو کہتے ہین کہ جو
چیز سبب ملاپ اور محبت کا ہو جیسے حمایت مالی اور خدمت بدنی اور خوش خلقی اوس سے
پیش آوے اور دریغ نکرے فصل کنبہ والون کے حق کے بیان مین اور مان باپ کے حقوق مین
ایک یہہ بھی ہے کہ مان باپ کی اولاد اور اونکے بہائیون اور بہنون کے ساتھہ اور صلہ
نکوئی کرے یعنی اپنے بھائیون اور بہنون کے ساتھہ اور اونکی اولاد کی ساتھہ اور اپنے
چچون اور پھوپھیون اور ماموون اور خالاوں کے ساتھہ اور اونکی اولاد کے ساتھہ نکوئی
اور محبت اور ملاپ کرتا رہی لیکن جو اونمین زیادہ قریب ہو اوسکا حق زیادہ سمجھے اور جو
قرابت مین کمتر ہی اوسکا حق بہ نسبت زیادہ قریب کے کمتر سمجھے حق تعالی نی فرمایا صاحب
قرابت کا حق ادا کر اسواسطی ہر غنی پر نفقہ ذی رحم محرم کا واجب ہے بشرطیکہ محتاج ہو اور
طاقت کسب کی نرکھتا ہو اور مسلمان بھی ہو فرمایا اللہ تعالی نے وارث پر نفقہ واجب ہے
مثل نفقہ اولاد کی اور جو شخص اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو تو بمجرد مالک ہونے کی وہ ذی رحم
محرم آزاد ہو جاتا ہی یعنی مملوک اور غلام نہین رہتا اگرچہ کافر ہو چنانچہ احمد اور ابو داؤد
اور حاکم نی سمرہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نی فرمایا جو شخص اپنی ذی رحم محرم

کا مالک ہو وہ ذی رحم محرم آزاد ہی مثلاً ایک شخص کا بھائی کسیکا غلام تھا اُس شخص
نے اپنی بھائی کو مالک سی خرید کیا پس بمجرد خرید کرنیکے وہ غلام ازاد ہوگیا اور جمع کرنا
دو عورتون ذی رحم محرم کا حرام ہی کہ قطع رحم ہوتا ہی اور قریبون مین جو شخص کہ محرم نہین
اگرچہ نفقہ اُسکا واجب نہین پر صلہ اسکا واجب ہی اور قطع رحم کرنا حرام ہی اور ناموافقت اُن سی
درست نہین بخاری و مسلم نے بیان کیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالی نی مخلوقات کو
پیدا کیا پہر جسوقت پیدا کرنے سی فراغت پائی تو رحم نے اُٹھکر اللہ تعالی کا حقوہ پکڑ لیا تو اللہ
نے فرمایا تو کیا چاہتا ہی رحم نے عرض کیا کہ بارخدایا مین کہڑا ہوا ہون پناہ ڈہونڈہتا ہون قطع
سے یعنی مین چاہتا ہون کہ کوئی مجکو قطع نکری اللہ تعالی نے فرمایا کیا تو راضی نہین اس بات
پر کہ جو کوئی تجکو وصل کری مین اوسکی ساتھ وصل کرون اور جو کوئی تجکو قطع کری مین اوس
سے قطع کرون تب رحم بولا کہ مین راضی ہوا اللہ تعالی نے فرمایا مین ایسا ہی کرونگا —
حقوہ کہتی ہین ازاربند کو اور یہانپر بطریق مجاز کے کہا ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ رحم نی
قطع سی جناب الہی مین پناہ ڈہونڈہی عرب کے محاورہ مین بولتی ہین عذت بحقوہ فلان یعنے
فلانیکے ساتھ مین نے پناہ ڈہونڈہی اور ابوداؤد و ترمذی نے اور احمد و حاکم نے
عبدالرحمن بن عوف سی اور حاکم نی ابوہریرہؓ سی بھی روایت کی ہی کہ حدیث قدسی مین ایا ہی
مین اللہ ہون اور مین رحمن ہون مینے رحم کو پیدا کیا اور اپنی نام سی نکالا سو جو کوئی اسکو وصل

کریگا مین اُسکی ساتھہ وصل کرونگا اور جو کوئی اوسکو قطع کریگا مین اُس سی قطع کرونگا اور
بخاری نے ابو ہریرہ سی پایا نکلیا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے ساتھہ رحم ایک قربت اور
اتصال رکھتا ہی سو اللہ تعالی نے فرمایا جو کوئی تجکو وصل کری اور ملاوے مین اوسکی ساتھہ وصل
کرونگا اور جو کوئی تجکو قطع کری مین اُس سی قطع کرون اور صحیحین مین اسی مضمون کی حدیث حضرت
عائشہ صدیقہ رض سی بھی منقول ہی اور صحیحین مین جبیر بن مطعم سی مروی ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا
رحم کا قطع کرنیوالا بہشت مین نجاویگا اور بیہقی نے عبداللہ بن ابی اوفی سی نقل کیا ہی
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس قوم مین ایک شخص بھی قاطع رحم ہوگا اوس
ساری قوم پر رحمت نازل نہوگی غرضکہ صلہ رحم کے واجب ہونیمین اور قطع رحم کے حرام ہونے
مین بہت حدیثین وارد ہین اسیواسطے ہر شخص پر واجب ہے کہ نسب اپنا خوب تحقیق کری اور اُس سے
خبردار ہو تاکہ صلہ رحم کرتا رہے اور قطع رحم سی بچے فائدہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ بڑے
بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی جیسا کہ باپ کا بیٹے پر اللہ تعالی نے زمین مین فساد
پھیلانیوالے پر اور قاطع رحم پر لعنت کی ہی اور فرمایا ہی کہ قریب ہے اگر تم روگردانی کرو اور
منہ پھیرو خدا کے حکم سی کہ زمین مین فساد کرو اور اپنے ارحام کو قطع کرو وہی لوگ ہین کہ اللہ تعالی
نے اُنپر لعنت کی ہی اور اُنکو بہرا کر دیا اور اُنکی آنکھین اندھی کر دین کہ حق کو نہ دیکھتی ہین [illegible]
ہین باوجودیکہ یزید پلید مین موجبات لعن و خذلان کی بہت تھی لیکن امام احمد حنبل رح نے

اسکی قطع رحم پر اسی آیت کو دلیل لا کر اسکو ملعون کہا اور اسپر لعنت جائز رکہی سوال
اگر ایک شخص اپنے کسی قریب کے ساتھہ بدسلوکی کرے تو اس قریب کو بھی قطع رحم اور بدسلوکی کرنا اسکے
ساتھہ درست ہے یا نہین جواب اس قریب کو قطع رحم جائز نہین بلکہ صلہ رحم لازم ہی وبال
قطع رحم کا اس قاطع پر ہی اور برکات صلہ رحم کی اس واصل پر چنانچہ بخاری نے ابن عمرؓ
سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی واصل یعنی صلہ رحم کرنیوالا وہ نہین ہی کہ جو
نیکوئی انکے بدلے نیکوئی کرے بلکہ واصل وہ ہی جس سے کوئی قطع کرے تو وہ اسکی ساتھہ وصل کرے
یعنے بدی کو بدلے مین نیکی کرے بیت بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی
من اسا + صحیح مسلم مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب صلعم سے عرض کیا یا
رسول اللہ صلعم میرے اقربا ایسے ہین کہ مین ان سے وصل کرتا ہون وہ مجھہ سے قطع کرتے
ہین مین انکے ساتھہ نیکی کرتا ہون وہ مجکو بدی پونہچاتے ہین مین انکی ساتھہ حلم اور
تحمل سے پیش آتا ہون وہ میرے ساتھہ جہل اور زیادتی کرتے ہین آپنے فرمایا اگر ایسا ہی
ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو انکو گرم خاکستر یعنے آگ کہلاتا ہی کہ وہ انکی ہلاکت ہی اور تجکو ہمیشہ
حق تعالی کیطرف سے انپر مدد پونہچتی رہیگی جبتک تو ایسا کئے جائیگا **فائدہ** صلہ رحم مین قطع نظر
ثواب آخرت کی دنیا مین بھی بہت فائدے ہین بخاری و مسلم مین حضرت انسؓ سے روایت ہی
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص چاہی کہ روزی اسکی کشادہ اور عمر اسکی دراز ہو اور

اوسکو ذکر خیر سے یاد کرنیوالی اولاد وغیرہ باقی رہین تو اوسکو چاہیے کہ صلہ رحم کرتا رہے اور
ترمذی نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ تم اپنے رشتون اور قرابتون کو
جانو اور معلوم کرو تو صلہ رحم سے پیش آتے رہو کہ صلہ رحم مین کئی فائدے ہین آپس مین
محبت زیادہ ہوتی ہے مال بڑہتا ہے عمر دراز ہوتی ہے لوگون مین اسکا ذکر جاری رہتا ہے
جیسا کہ صلہ رحم مین سوا ثواب آخرت کے دنیا مین بھی فائدے ہین ویسا ہی قطع رحم سے
باوجود عذاب عقبی کے دنیا مین بھی بال لاحق ہوتا ہے ترمذی اور ابوداود نے لکھا ہے
کہ ابوبکرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ سوا دو گناہ کے ایسا گناہ کوئی نہین
کہ سوا عذاب آخرت کے دنیا مین بھی اُس گناہ کرنیوالیکو اسکا وبال پہنچے ایک تو بادشاہ
عادل کی اطاعت سے پھر جانا دوسرا قطع رحم کرنا اور بیہقی نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو گناہ ہے اوسکو اللہ تعالی اگر چاہے تو بخشدے اور درگذر کرے
لیکن عقوق والدین کو اللہ تعالی نہین بخشیگا اسکا عذاب بے شک دنیا مین مرنے سے پہلے پہنچا دیگا

فصل جبکہ مان باپ کے حقوق پر لحاظ کرنے سے انکی اولاد اور اقربا کی ساتھہ صلہ رحم واجب
تو بلحاظ حقوق آنحضرت صلعم کے اور بلحاظ خلیفون اور پیرون اور استادون کے
سادات اور مشائخ کے ساتھہ اور پیرون اور استادون کی اولاد کی ساتھہ صلہ دینا اونکو
بطریق اولی ضرور ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا کہدے اے محمد مین تمسے اس تبلیغ رسالت پر کچھہ

مزدوری نہین مانگتا لیکن میرے اقربا کے ساتھہ تمکو دوستی رکہنا چاہیئے اور پہر بہی
فرمایا کہ اے رسول کہدے ان لوگون سے جو اللہ تعالی کے بیٹا ثابت کرتے ہین کہ اگر اللہ تعالی
کے اولاد ہوتی تو پہلے سب سے مین اُسکی عبادت کرتا سو اللہ تعالی ایسی چیزون سے پاک ہے
اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس کسیکے ذمہ پر کسیکا حق ہو تو اوسکی اولاد کے ساتھہ ادا کرے اور
جو سادات اور پیرزادے مین کوئی فاسق یا کافر یا رافضی یا بدعتی ہو تو چاہیئے کہ اوسکو
سمجہادے اور نصیحت کرتا رہے اور اگر کافر یا رافضی یا خارجی یا بدعتی وغیرہ ہو کہ کفر کو پہنچا ہو
تو اُسکے ساتھہ دوستی کرنا نہ چاہیئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اے مسلمانو جن لوگون پر اللہ تعالی نے
غضب اور غصہ کیا ہے اونکے ساتھہ دوستی مت کرو بیشک وہ لوگ نا امید ہین آخرت سے جیسے نا امید
ہوئے کفار اصحاب قبور سے اور حق تعالی نے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے بیٹے کے
حق مین حضرت نوح سے فرمایا کہ وہ تیرا اہل نہین اوسکے عمل برے ہین اور صحیحین مین عمرو بن العاص
سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا فلانے شخص کے اولاد میرے دوست نہین
میرا دوست تو خدا ہے اور نیکبخت مسلمان لیکن اونکو میرے ساتھہ کچہہ قرابت ہے اسباعث سے
اونکے ساتھہ صلہ رحم کرتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات اور پیرزادے اور اپنے
قرابتی اگر کافر ہون یا رافضی ہون یا خارجی اُنکی ساتھہ دوستی نکرنا چاہیئے لیکن صلہ اور
احسان سے دریغ نہ کیجئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کفار اہل ذمہ پر بہی احسان اور نیکوئی کرنا

مضایقہ نہین **فصل** بات پانچ حقوق مین دودھ پلانے والی کا بھی حق بڑا ہی کہ
کہ حقتعالیٰ نے جو لوگ نسب مین حرام کئی ہین وہ رضاع مین بھی حرام کئی ہین اور جیسے کہ دو
بہنون حقیقی نسبی کا نکاح مین جمع کرنا حرام ہی ویسی ہی دو بہنون رضاعی کا بھی جمع کرنا
نکاح مین حرام ہے تاکہ موجب قطع رحم کا نہو ابوداود مین ابو الطفیل سے روایت ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
اپنے دودھ پلانیوالی کیواسطی اپنی چادر بچھا دی اور اوسپر بٹھایا **قسم تیسری** حقوق
العباد مین اُن لوگون کا حق ہے جو مظہر قہاری اور مالکیت حق تعالیٰ کی ہین جیسے بادشاہ
مسلمان اور امیر مسلمان اور قاضی سو انکا حق رعیت پر ہی اور خاوند کا حق جورو پر اور مالک
کا غلام پر اور گھر کے سردار کا گھر کے سب لوگون پر اسواسطی کہ بندوبست ملک کا اور شہر کا اور
گھر کا ایک ایک شخص سے تعلق رکھتا ہی اگر ایک ملک مین دو بادشاہ ہون یا ایک شہر
مین دو امیر یا ایک گھر مین دو مالک تو فساد عظیم برپا ہو **فصل** رعیت پر اطاعت بادشاہ
کی اور شہر کے امیر کی اور لشکر کے سردار کی واجب ہے بشرطیکہ شرع شریف کے خلاف
حکم نکرین اگرچہ اونکا حکم طبیعت کے خلاف ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اطاعت کرو خدا
کی اور خدا کے رسول کی اور جو اختیار والے ہین تم مین فائدہ اختیار والے بادشاہ اور قاضی
اور جو کسی کام پر مقرر ہوا اسکی حکم پر چلنا ضرور ہی جبتک کہ خلاف خدا اور رسول کے حکم
نکرے اگر صریح خلاف حکم کرے تو وہ حکم نمانا چاہیے اور بخاری مسلم نے ابوہریرہ رضی سے

روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے میری فرمانبرداری کی اوس نے بیشک اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی اور جسنے میرا حکم نمانا اوسنے بیشک اللہ تعالیٰ کا حکم نمانا اور جسنے امیر کا یعنے اولوالامر کا حکم مانا اوسنے بیشک میرا حکم مانا اور جسنے امیر کی نافرمانی کی اوسنے بیشک میری نافرمانی کی بادشاہ تو مسلمانوں کی ڈہال ہی مسلمان کفار سے جہاد کرتے ہین اور بادشاہ کی پناہ ڈہونڈہتے ہین سو اگر بادشاہ نے تقوی اور عدل کے ساتھ حکم کیا تو ثواب پاویگا اور جو اسکے خلاف کہیگا تو گنہگار ہوگا اور بخاری نے ام الحصین سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا حاکم کی بات کو سنو اور حکم مانو اگرچہ تمپر ایسا غلام حاکم ہو کہ سر اسکا دانہ انگور کی برابر سیاہ اور چھوٹا ہوا اور بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی سے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی حاکم کا حکم سننا اور اوسپر عمل کرنا ہر مسلمان کو واجب ہے اچھا لگے یا برا لیکن اگر خلاف شریعت کی حکم دیوے تو سننا اور عمل کرنا درست نہین اور اسی مضمون کی حدیث بخاری و مسلم نے حضرت علی رضی سے بھی نقل کی ہی اور بخاری و مسلم نے ابن عباس رضی سے بیان کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی جس شخص کو امیر کیطرف سے کچھ امر مکروہ پہونچے تو چاہیے کہ صبر کرے جو شخص کہ بغاوت کریگا اور مسلمانوں کی جماعت سے بقدر ایک بالشت کی جدا ہوگا اور اسی حالت پر مرجاویگا تو مرنا اسکا مانند مرنے جاہلیت کے ہی اور صحیحین میں ابن مسعود سے مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی قریب ہے کہ بعد میرے بادشاہوں سے تم نفس پروری اور

سو وہ چیزین دیکھوگے کہ تم اُن چیزونکو ناخوش رکھتے ہو یاروں نے عرضکیا یا رسول
اللہ صلعم کیا فرماتے ہو آپ نے فرمایا کہ انکا حق ادا کرو اور اپنا حق تم اللہ تعالی سی
چاہو اور صحیح مسلم مین وابل ابن حجر سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے عرضکیا
یا رسول اللہ اگر حاکم ہم سی اپنا حق مانگین اور ہمارا حق ندین آپ نے فرمایا کہ تم اونکے
حکم کو سنکر اطاعت کرو حق تعالی نے جو اونپر واجب کیا ہی سو اونپر واجب ہے یعنی عدالت
اور رعایا پروری اور جو تمپر واجب کیا ہی سو تمپر واجب ہی یعنی اطاعت اور فرمانبرداری
اگر عدالت اور رعایا پروری نکرینگے تو وہ گنہگار ہوونگے تم انکی اطاعت اور فرمانبرداری
کا ثواب پاؤگے اور اگر وہ عدالت اور رعایا پروری کرینگے اور تم اونکی اطاعت نکروگی تو وہ
ثواب پاوینگے اور تم گنہگار ہوگے **فصل** اگر قاضی موافق شریعت کے حکم کری تو لوگونپر واجب ہے
کہ بخوشی خاطر اس حکم کو قبول و منظور کرین اس حکم کو قبول نکرنا یا کروہ جاننا کفر ہی حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ وہ لوگ مسلمان نہین جو تجکو کسی بات مین حاکم مقرر کرین پھر جو تو حکم کری اور اونکی
مرضی کے خلاف ہو تو اوسکو بخوشی خاطر قبول نکرین ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر قاضی کہے مین نے
حکم کیا کہ فلانے کو تو سنگسار کر یا کہے فلانے کا ہاتھ کاٹ ڈال یا فلانے کو کوڑے مار تو
حکم بجالانا اوسکا ضرور ہی اور امام ابو المنصور کہتے ہین اگر قاضی عالم اور عادل ہو تو بغیر پوچھے
اوسکی حکم پر عمل کرنا چاہئیے اور جو جاہل اور عادل ہو تو اسکا سبب پوچھے پھر اگر وجہ معقول بیان کری

تو ان لیوی نہین تو عمل نکری اور اگر قاضی جاہل فاسق ہو تو اوسکے حکم پر عمل نکری جب تک
کہ اُسکے حکم کا سبب دیکھ لے فصل جاننا چاہیئی کہ حق خاوند کا جورو پر بہت ہی اور اس
مقدمہ مین حدیثین بہت وارد ہین ترمذی اور ابو داؤد وغیرہ نے قیس بن سعد سے اور احمد
نے معاذ اور ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا اگر مین حکم کرتا کسیکو کسی دوسری
کیواسطی سجدہ کرنیکا تو مقرر حکم کرتا مین عورت کو کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اور ترمذی نے
ام سلمہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو عورت کہ مرجاوے اور اسکا خاوند اُس سے
راضی ہووے وہ عورت بہشتی ہی اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو عورت کہ پانچون وقت کی نماز پڑہی اور رمضان شریف کی روزے رکھی اور پاکدامن
ہووے اور بری چال سے بچی رہی اور خاوند کا حکم مانے وہ جس دروازہ سے چاہی اوس سے
بہشت مین داخل ہو اور احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے بیان کیا ہی کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا ہی اگر مین کسیکو سجدہ کرنیکا کسی اور کیواسطی حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ
اپنے خاوند کو سجدہ کری اگر خاوند عورت کو حکم کرے کہ کالے پہاڑ سے پتہر سفید پہاڑ
پر اور سفید سے کالے پر ڈالے تو عورت کو چاہیئی کہ ایسا ہی کری اور ترمذی وابن ماجہ
نے معاذ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی جو عورت کہ اپنی خاوند کو
ستاتی ہی بہشت کی حورین کہتی ہین ای عورت تجہپر لعنت خدا کی ہو یہہ شخص تیرے پاس

چند روز کا مہمان ہی اب جلد تجھہ سی جدا ہو کر ہمارے پاس آویگا فصل غلام و مالک کے
حق مین بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن عباس رض سی روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا
جو غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اچھی طرح سی حق تعالی کی بندگی ادا کرے
اُس کیواسطی دوہرا ثواب ہی اور بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہی کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا خوشا حال اس غلام کا جو حق تعالی کے عبادت مین اور اپنی مالک کی اطاعت
مین مرجاوے خوشا حال اُسکا اور مسلم نے جریر سی روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا
جو غلام اپنی مالک کے پاس سی بھاگجاوے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی اور ایک روایت
مین یون ہی کہ وہ کافر ہوا یعنی اُس غلام نے کفران نعمت کیا اور بیہقی نے جابر رض
روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا تین شخصون کی نماز قبول نہین ہوتی ایک وہ غلام
جو اپنی مالک کے پاس سی بھاگے اُسکی نماز قبول نہین ہوتی جبتک کہ پھر آوے مالک کے پاس اور
دوسرے اُس عورت کی نماز قبول نہین ہوتی جسکا خاوند اُس سی ناخوش ہوا اور تیسرے مست کی
نماز جبتک کہ ہوش مین آوے اور ابوداود نے ابی ہریرہ رض سی نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو شخص کسی عورت کو اسکی خاوند کیطرفسی یا غلام کو اوسکی مالک کی طرفسی بہکادے وہ شخص
ہم مین نہین چوتھی قسم حقوق العباد سی حق رعیت کا ہی بادشاہ پر اور امیر پر اور قاضی
پر اور حق جورو کا خاوند پر اور حق پرورش اور تربیت اولاد نابالغ کا ہی مان باپ پر اور

حق غلام کا مالک پر یہہ سب حق تعالی کی امانتین ہین حق تعالی نے بندون کا حق اپنی
ذات نے نیاز پر ادا کر لیا ہے پس جو لوگ دنیا مین کسیکی مالک ہین اُنکی مملوک کا حق اونپر کیا
واجب ہی پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ای لوگو خبردار ہو جاؤ کہ تم سب نگہبان ہو اور تم سب
لوگون کی ایک ایک رعیت ہی اور ہر ایک سی اپنی اپنی رعیت کا احوال حقتعالی کے یہان پوچھا
جاویگا کہ اوسکی خبرگیری قرار واقعی کی تھی یا نہین سو بادشاہ کے سب آدمی رعیت ہین اُس سی
سب آدمیونکا حال پوچھا جاویگا اور گھر کا مالک اپنے سب گھر کے آدمیونپر مالک ہی سو
اُس سی اوسکی رعیت کا احوال پوچھا جاویگا اور عورت اپنی خاوند کے گھر کی اور اوسکی
اولاد کی نگہبان ہی اُس سی اسکی نگہبانی کا احوال پوچھا جاویگا اور غلام اپنی مالک کے
مال کا نگہبان ہی اُس سی مال کی نگہبانی کا حال پوچھا جاویگا خبردار رہو کہ تم سب لوگ لیہہ
نگہبان کے ہو تم سب اپنی اپنی رعیت کی خبرگیری سی پوچھی جاؤ گے **فصل** جیسا کہ
بادشاہ اور امیر کا حق رعیت پر ہی ویسا ہی رعیت کا حق بادشاہ اور امیر پر بھی ہی اگر حق
رعیت کا ادا نکرینگے تو سزا پاوینگی صحیحین مین معقل بن یسار سی منقول ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو شخص مسلمانون کا حاکم ہوا اور مسلمان اُسکی رعیت ہون پھر وہ حاکم اُس رعیت کے
خیرخواہی اور خبرگیری نکرے اور اسی حال مین مرجاوے تو اس حاکم پر بہشت حرام ہی اور مسلم نی
حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے اللہ تعالی کی جناب مین دعا مانگی

اور عرض کیا یا رخدایا جو کوئی تیرے امت کی کسی آدمی پر متولی ہو پہر وہ متولی امت پر سختی کری
تو تو اوسپر سختی کیجیو اور جو شخص تیرے امت کی کسی کام پر متولی ہو پہر وہ متولی امت پر نرمے
اور مہربانی سی پیش آوی تو تو اوسکی ساتھہ نرمی اور مہربانی سے پیش آئیو اور مسلم نے عبد اللہ بن عمر رض
سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو انصاف کرنیوالے اپنی رعیت کی حکومت
مین انصاف کرینگے وہ حق تعالی کے پاس نور کے منبرون پر ہونگی اور دارمی نے سریرہ
سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ دس آدمیونکا بھی حاکم اور سرگروہ ہی اوسکو
قیامت کے دن باندہ کر لادینگے اگر عدل کیا ہوگا تو عدل اوسکو کہول دیگا اور جو ظلم کیا
ہوگا تو ظلم اوسکو ہلاک کریگا اور ترمذی نے ابی سعید سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے فرمایا نے شک اللہ تعالی کے نزدیک سب آدمیون مین بڑا دوست اور دوست مین بہت
نزدیک بادشاہ عادل ہی اور بڑا دشمن اور سخت تر عذاب مین بادشاہ ظالم ہی اور بیہقی
نے ابن عمر سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بادشاہ زمین مین خدا کا سایہ ہی
جو مظلوم خدا کے بندون مین سی اوسکی پاس آتا ہی پہر اگر بادشاہ نے عدل کیا اوسکو ثواب
ملیگا اور رعیت پر اوسکا ادای شکر واجب ہوگا اور جو ظلم کیا اوسپر عذاب ہوگا اور رعیت کو
صبر کرنا واجب ہوگا فصل قاضی پر سچا حکم دینا فرض ہی اور خلاف شریعت کی حکم کرنا
قریب کفر ہی اور ظلم اور فسق ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی جو لوگ موافق کلام اللہ

حکم نہین کرتے ہین وہ کافر ہین کہین کہا ہی وہ ظالم ہین کہین فرمایا ہی وہ فاسق ہین
اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابوہریرہ سی روایت کی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا قاضی
تین قسم ہین ایک وہ کہ حق بات جانتا ہو اور موافق اوسیکے حکم کری وہ بہشتی ہے
دوسرا وہ جو حق بات تو جانتا ہو لیکن حکم خلاف اوسکی دی وہ دوزخی ہی تیسرا وہ جو
جاہل ہو سو وہ بھی دوزخی ہے اور ابو داؤد نے ابوہریرہ سی روایت کی کہ جو شخص قاضی
ہو پھر عدل اوسکا ظلم پر غالب ہوا وسکو بہشت ہی اور جو ظلم اوسکا عدل پر غالب ہو وہ
دوزخی ہے فصل اللہ تعالی نے فرمایا جیسا کہ مردونکا حق عورتون پر ہی ویسا ہی عورتونکا
حق مردون پر بھی ہے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسلمانون مین بڑا ایمان کا پورا وہ
شخص ہے جو اپنی جورو لڑکون پر بہت خلیق اور مہربان ہو اور یہہ بھی فرمایا کہ تم مین بہت
بہتر وہ شخص ہی جو اپنی عیال کے ساتھہ بہتر ہے اور مین بہتر ہون اپنے اہل کیواسطی یہہ دونو
حدیثین ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سی نقل کے ہین اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے
لکھا ہی کہ معاویہ قشیری نے رسول اللہ صلعم سی پوچھا کہ جورو کا حق خاوند پر کیا ہی آپنے فرمایا
جو کچھہ تو آپ کہاتا ہی سو اوسکو بھی کہلا اور جو آپ پہنتا ہی اوسکو بھی پہنا اور اوسکی مُنہ
پر مت مار اور برا مت کہہ اور اکیلا چھوڑ کر مت جا مگر اوس صورت تک کہ تو گہر مین ہو یعنی اگر
سخت جدا رہنی مین ہو تو اوسی گہر مین علحدہ رہ جدی گہر مین اکیلا شب باش مت ہو

اور ابو داؤد و ابن ماجہ اور دارمی نے ایاس ابن عبد اللہ سے روایت کیا کہ ایکروز پیغمبر
صاحب صلعم نے فرمایا آج رات کو بہت سی عورتون نے میرے گہر آکر اپنے اپنے خاوندون
کا شکوہ کیا سو وہ لوگ اچہے آدمی نہین فصل مسلم نے انس سے روایت کی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیون کی پرورش کرے جبتک جوان ہون تو مین اور وہ شخص
قیامت کے دن اسطرح ہونگی اور آپنے دو انگلیان اپنی یعنی وسطی اور سبابہ ملائین یعنی جیسی
یہہ دونو انگلیان ملی ہوئی ہین اسطرح وہ قیامت کے دن میرے پاس ہوگا اور صحیحین مین
حضرت عایشہ صدیقہ رض سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ایکعورت میرے پاس آئی دو لڑکیان
اوسکی ساتہہ تہین اسعورت نے مجہہ سے کچہہ مانگا میرے پاس اوسوقت ایک چہوہارا تہا
سو حوالہ کیا اس عورت نے آدہا آدہا ان دونو لڑکیون کو بانٹ دیا اور آپ کچہہ کہایا
اور چلی گئی پہر جب پیغمبر صاحب صلعم گہر مین تشریف لائے تو مین نے یہہ سب قصہ آپکے روبرو بیان کیا
آپنے فرمایا جس شخص کے کئی لڑکیان ہووین اور وہ اونکے ساتہہ نیکی کرے وہ لڑکیان
اوسکو دوزخ کی آگ سے بچانے کو پردہ اور حجاب ہوجاوینگی اور یہہ بہی حضرت عایشہ
صدیقہ رض سے صحیحین مین منقول ہے کہ ایک گنوار نے پیغمبر صاحب صلعم کے پاس آکر عرض کیا
کہ تم لڑکونکو بوسہ دیتے ہو چومتے ہو ہم نہین چومتے آپ نے فرمایا اگر حق تعالی نے تمہارے
دل سے مہر اور شفقت دور کی تو مین کیا کر سکتا ہون فصل بخاری و مسلم نے لکہا کہ انہون

نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا یہہ لوگ یعنی غلام تمہارے بھائی ہین انکو اللہ تعالی
نے تمہارا فرمانبردار اور تابع کر دیا ہی سو جسکو اللہ تعالے نے اُسکا بھائی فرمانبردار کر دیا
اسکو چاہیئے کہ جو آپ کہاوے سو اُسکو کھلاوے جو آپ پہنے سو اوسکو پہناوے اور ایسے
مشکل کام کو حکم نکرے جو ہو نسکے اور جو مشکل کام کو حکم کرے تو چاہیئے کہ آپ بھی اُسمین
شریک ہوا اور مدد کرے اور پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ جسوقت کسیکا خادم اوسکی واسطے
کہانا پکالاوے تو چاہیئے کہ خادم کو بھی اپنے ساتھہ بٹھلا کر کھلاوے اور جو کہانا تھوڑا ہو
کہانیوالے بہت ہون تو چاہیئے کہ اُس خادم کو ایک دو لقمے دے اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ جو شخص
اپنے غلام کو بدکاری کی نسبت کرے اور وہ غلام ایسا نہو تو قیامت کے دن اللہ تعالی اُس
مالک کے اسّی کوڑے حد قذف کی ماریگا یہہ دونو حدیثین صحیحین مین ابی ہریرہ سے منقول ہین اور
صحیح مسلم مین ابن عمر سے روایت ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو حد مارے اور غلام
نے حد کا کام نکیا ہو یا تمانچہ مارے تو چاہیئے کہ کفارہ مین اُس غلام کو آزاد کر دے ابن مسعود کہتے
ہین کہ مین ایکبار اپنے غلام کو مارتا تھا مین نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابن مسعود یہہ بات
تو جان رکھ کہ حق تعالی تجھپر بہت زور آور اور قادر ہی اس قدرت سے جو تو اس غلام پر رکھتا ہی یہہ
آواز سنتے ہی مین نے منہ پھیر کر دیکھا تو پیغمبر صاحب صلعم تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین نے اسکو آزاد کیا آپ نے فرمایا اگر تو آزاد نکرتا تو تو دوزخی ہوتا اور بیہقی شعب الایمان

ہین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آخر کلام پیغمبر صاحب صلعم کا مرض موت مین یہہ تہا الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنے اے یارو محافظت اور نگہبانی کرو نماز پر اور باندی غلام کے حقوق ادا کرنے پر اور احمد وابو داؤد نے بھی اسی مضمون کی حدیث حضرت علی رضہ سے نقل کی ہے اور ترمذی نے لکہا ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جس شخص مین تین باتین ہوینگے اللہ تعالیٰ اوسکی موت آسان کریگا ایک تو ضعیفون لاچارون پر مہربانی کرنا دوسرے ماں باپ پر شفقت کرنا تیسرے باندی غلام کے ساتھہ نکوئی کرنا اور ترمذی نے عبد اللہ ابن عمر رضہ سے اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچہا یا رسول اللہ ہم کتنے بار خادم کی خطا اور تقصیر معاف کرین آپ نے مدد بلکہ کچھہ جواب نہ دیا پہر تیسرے بار فرمایا ہر روز ستر بار معاف کرو اور ابن ماجہ نے نقل کیا کہ ابن مسعود نے کہا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا اے یارو خبردار رہو مین تمکو خبر دیتا ہون کہ تم لوگون مین سب سے بدتر وہ شخص ہے جو اکیلا کہاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنا رفد کسیکو نہین دیتا رفد اوس مال کو کہتے ہین جو شہر کے لوگ جمع کرکے مسافرون اور مسکینون کیواسطے رکہہ چہوڑین قریش مین رسم تھی کہ ہر کوئی اپنے مقدور کے موافق کچہہ مال نکالتا تہا جب وہ مال بہت سا جمع ہوتا تہا تب اوس مال کا اناج اور کشمش ل لیکر حج کے موسم مین حاجیونکو کہانا کہلاتے تہے اور شربت پلاتے تہے **فصل** اگر کسیکی ملک مین جانور ہو اوسکی بہی خبرگیری اور اوسپر رحم کرنا واجبات سے ہے پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے اے لوگو خدا سے ڈرو ان

چاندرون سکے حق مین یہہ ہیر یان ہین انپر سوار ہو نکو ہی اور انکو چھوڑ دو کھر ہی پر سلامتی
کو ابو داؤد نے سہل بن حنظلہ سے روایت کیا ہی **قسم پانچوین حقوق العباد مین** حق ہمسا
یگی اور صحبت اور ہم سفر کا ہی کہ یہہ لوگ مظہر قرب الہی کے ہین حق تعالی نے فرمایا ہی اللہ کی
عبادت کرو اور عبادت مین کسیکو شریک مت ٹھہراؤ اور مان باپکے ساتھہ احسان اور نکوئی
کرو اور قرابتیون اور مسکینون اور ہمسایہ کے ساتھہ جو ہمسایگی مین قریب ہو یعنے گھر اسکا اپنی گھر سے لگا
ہو یا وہ ہمسایہ جو دین مین یا نسب مین قرابت رکہتا ہو اور نکوئی کرو ساتھہ اُس ہمسایہ کے
جو ایسا نہو یعنے جو اُسکا گھر اپنی گھر سے لگا نہو یا یہہ کہ قرابت دین کی یا نسب کی نرکہتا ہو
بلکہ اجنبی ہو اور نکوئی کرو ساتھہ یار اور ہم صحبت کے اور ساتھہ مسافر کے اور ساتھہ
اپنی باندی غلام کے مقرر اللہ تعالی دوست نہین رکہتا متکبر خود پسند کو یعنے ان
لوگونکے حقوق نہ ادا کرنیوالا وہی ہی جسکے مزاج مین تکبر اور خود پسندی ہی کہ کسیکو اپنی
برابر نہین سمجھتا ابن عباس اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہین کہ یار اور ہم صحبت سے وہ شخص
مراد ہی جو سفر مین شریک ہو اور حضرت علی اور ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ اُس سے جورو
مراد ہی اور بعضونکے نزدیک مسافر وان سے مہمان مراد ہے ابو نعیم نے اور حسن ابن سفیان نے
اور بزار نے اپنی اپنی تالیفات مین لکھا ہی کہ جابر نے بیان کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا ہمسائے تین قسم ہین ایک ایسا ہی جسکے تین حق ہین حق ہمسایگی کا اور حق قرابت کا
اور حق اسلام کا اور ایک ہمسایہ وہ ہے جسکے دو حق ہین حق ہمسایگی کا اور حق اسلام کا

اور ایک ایسا ہے جسکا ایک ہی حق ہے یعنی مشرک اہل کتاب اور عہد سے ہمسایگی کی حق میں عبد اللہ
ابن عمر سے واسطے ہمسایگی حدیث بیان کی ہے اور اصفہانی نے بن عمر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا
صلعم نے فرمایا بہت ہمسائے ہونگے کہ اپنے ہمسایونکو قیامت کے دن پکڑینگے اور حق
تعالی کی جناب میں عرض کرینگے بار خدایا اس سے پوچھ تو کہ اپنا دروازہ ہمپر بلا ضرورت کس
واسطے کیوں بند کر لیا تھا اور اپنا بچا ہوا خوردہ مجھکو کیوں نہیں دیا تھا اور بخاری میں ابن عمر
سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جبرئیل مجھکو ہمیشہ ہمسایہ کی حق میں وصیت
کیا کرتے ہیں یہانتک کہ مجھکو گمان ہوا کہ شاید حق تعالی ہمسایہ کو وارث کر دے بیشک
ہمسایہ کا حق اتنا بہت ہے کہ اگر سب وارثوں کی طرح میراث بھی ترکے میں شریک ہو جاوے
تو عجب نہیں اور مسلم نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا جب تم لوگ گوشت
پکایا کرو تو شوربا اسکا زیادہ کیا کرو اور اپنے ہمسایوں کی ضیافت کیا کرو حضرت عائشہ
صدیقہ نے پوچھا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں انمیں کسکو ہدیہ دوں آپ نے
فرمایا جسکا دروازہ نزدیک ہو اور بخاری نے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جو کوئی
خدا کے ساتھ اور روز قیامت کی ساتھ ایمان رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کے
ساتھ نیکی کرے اور مہمان کو بزرگ اور گرامی رکھے اور جو بات اچھی ہو سو کہے اچھا رہے
بیہودہ بات نہ بولے اور اسی حدیث کی مطابق صحیحین میں بھی ابو ہریرہ سے منقول ہے اب جاننا
چاہیے کہ جب اس ہمسایہ کا جو چند روز گھر میں رہتا ہے اسقدر حق ثابت ہوا تو ہم صحبت اور

ہم سفر کا حق جو ہر وقت اپنا ساتھی ہی بطریق اولی واجب ہی چنانچہ بلحاظ ہم صحبتی کے
رسول اللہ صلعم نے اپنی اصحاب کی کسقدر مناقب اور کیا کچھہ تعریفین بیان فرمائین اور آنکی
صحبت اور تعظیم کرنے کو کیسا کیسا مبالغہ فرمایا لیکن مسلمانکو چاہیئے کہ ہمنشینی اور دوستی
نیکون کے ساتھہ کرے کافرون اور فاسقون کے ساتھہ دوستی اور ہم نشینی کرنا جائز
نہین بخاری و مسلم نے ابموسی سی نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہم نشین اور ہم صحبت
نیک ایسا ہی جیسا مشک کا پاس رکھنی والا یا وہ تجکو آپ سی دیگا یا تو اوس سی مول لیگا اور نہین
تو ویسی ہی تجکو اوسکی خوشبو پہنچیگی اور ہمنشین اور ہمسایہ بد ایسا ہی جیسا لوہی کا پکانیوالا
کہ اوسکی صحبت سی تیرا گھر یا تیرا کپڑا جلجاویگا نہین تو بد بو اوسکی تجکو ضرور پہنچیگی ف
رو بہ عطار کہ پہلوی او + جامہ معطر شود از بوی او + ور گذر از کورۂ آہنگران + کاتش
دودی دہد از ہر کران + اور حاکم ابوداود نے انس سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا ہمسایہ نیک مثل عطار کے ہی اگر تجکو عطر نہ دیگا تو اوسکی خوشبو ہی تجکو پہنچیگی اور
احمد و ابوداود ونسائی و ترمذی و حاکم نے ابی سعید خدری سی اور اوسنی پیغمبر صاحب صلعم سی
روایت کی کہ آپ نے فرمایا سوای مسلمانون کامل الایمان کے کسیکے پاس مت بیٹھہ اور
چاہیئے کہ کہانا تیرا متقی لوگ کہاوین اور بغوی نے ابوہریرۃ سی روایت کی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین اور مذہب پر چلتا ہی سو تو دیکہہ کہ تو
کسکے ساتھہ دوستی رکہتا ہی اور ایسا ہی صحیحین وغیرہ مین بھی انس سی مروی ہے

اور صحیحین مین ابن مسعود سے یون روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی جسکو دنیا مین
بہت دوست رکہتا ہی اوسیکے ساتھہ آخرت مین بھی ہوگا اور اللہ تعالے نے قرآن مجید مین
فرمایا ہے متقیون سکے سوا ہی جو لوگ دنیا مین ایکدوسرے کے ساتہہ دوستی رکہتے ہین قیامت کو ان
آپسمین دشمن ہوجاوینگے اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ جو لوگ دنیا مین بُرون سکے ساتہہ دوستی کرتے ہین
قیامت کے دن حسرت کرینگے ہای افسوس ہمنے فلانے کو اپنا دوست کیون پکڑا تھا
مولوی روم فرماتے ہین **نظم** دور شو از اختلاط یار بد + یار بد بدتر بود از مار بد +
مار بد بر جان و بر ایمان زند + مار بد تنہا ہمین بر جان زند + صحبت صالح ترا صالح
کند + صحبت طالح ترا طالح کند + نار خندان باغ را خندان کند + صحبت نیکانت از نیکان کند
جو لوگ کہ حق تعالے کا ذکر کیا کرتے ہین اُنکے حق مین صحیح بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے
ایک بڑی حدیث پیغمبر صاحب صلعم کی مروی ہی اُس حدیث مین یہہ بھی ہی کہ جب حق تعالے
اُنپر یعنی ذاکران حق پر رحمت اور مغفرت کرتا ہی تو اونکے سب ہمنشینون اور صحبت والونکو
بھی بخشدیتا ہی تب ایک فرشتہ کہیگا بارخدایا اِس مجلس مین فلانا شخص گنہگار ہی وہ تو
اِس قسم مین نہین کسیکام کو اُنکے پاس آکر بیٹھہ گیا تھا حق تعالی فرماویگا کہ ہمنے اُسکو بھی
بخشا یہہ وہ لوگ ہین کہ انکا ہمنشین بدبخت ہوتا ہی نہین اور اسیواسطے پیغمبر صاحب صلعم نے
ہمنشین بد سے اور ہمسایہ بد سے حق تعالی کی جناب مین پناہ مانگی ہی طبرانی نے عقبہ
بن عامر سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم اپنی دعا مین فرمایا کرتے تھے یا الٰہی مین تیری

ساتھہ بدی کے دن سے اور بدی کی ساعت سے اور بدی کی بات سے پناہ ڈھونڈھتا ہون یعنی جس دن اور جس ساعت اور جس بات مین بدی واقع ہو اُس سے پناہ چاہتا ہون اور پناہ مانگتا ہون بدی کے ہمنشین سے اور بدی کے ہمسایہ سے یعنی جو ہمنشین اور ہمسایہ کہ مصدر بدی کا ہو اُس سے بھی پناہ مانگتا ہون ؛

اور بُرے شخص کے ہمسایگی سے بچنے کو پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کی بیع مین شفعہ کا حق واجب کیا پس شفیع کو چاہیے کہ اگر مشتری نیکمرد اور خوشخو ہو تو اُس زمین مین شفیع حق شفعہ کا نلیکے بلکہ اُسی نیکمرد کو مول لینے دے کہ نیکمرد کی ہمسایگی سے بہت فائدے ہین اور جو مشتری بدمزاج اور خلاف شرع ہو اوسکے لینے سے راضی نہو کہ اوسکی ہمسایگی مین بہت نقصان ہین ؛

چوتھی قسم حقوق العباد مین حق مسلمانون کا ہے جو عاجز اور ضعیف ہین جیسے یتیم اور بیمار اور بیوہ اور حق سائل اور مسافر اور مہمان کا ہے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ نیک بندہ وہ ہے جو حق تعالی کی دوستی پر اپنے قریبون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلونکو اپنا مال دے اور غلامون کے آزاد کرنے مین خرچ کرے اور فرمایا حق تعالی نے یتیم پر غصہ مت کر اور سوال کرنیوالیکو مت جھڑک اور احمد و بخاری نے اور ابوداؤد و ترمذی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مین اور وہ شخص جو یتیم کی پرورش اور غمخواری کا بوجھ اوٹھاوے اسطرح بہشت مین

اور دو انگلیان مبارک اپنی اوٹھاکر اشارہ فرمایا یعنی جس طرح یہہ دونو انگلیان آپسمین
ملی ہوئی ہین ایسا ہیم ہین اور وہ شخص بہشت مین اکہٹی ہوینگے اور بخاری اور مسلم نے ابی
شریح الکعبی سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ خدا کے ساتھہ اور روز
قیامت کے ساتھہ ایمان رکہتا ہو اُسکو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت اور توقیر کرے ایکدن
اور ایک رات اُسکی مہمانی مین تکلف کرے اور مہمانی تین دن تک ہی بعد اوسکی صدقہ ہے
یعنی تین روز کے بعد اگر جی چاہے تو جو کچھہ میسر آوے سو کہلا دے اور چاہے رخصت کرے
اور ابو داود نے حضرت امام حسین سے اور آنہون نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی سوال کرنیوالیکا حق ہے اگرچہ گہوڑے پر سوار ہوکر آوے
یعنی باوجودیکہ غنی کو سوال کرنا حرام ہی لیکن اگر سوال کرے تو رد مت کرو اور
احمد و ترمذی نے اور ابو داود نے حضرت علی رض سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چہہ حق ہین جسوقت ملاقات ہو تو سلام علیک کہے اور
جب پکارے تو جواب دے یا یہہ معنی کہ جب کہانے کو بلاوے تو دعوت قبول کرے
اور جب چہینک کرے الحمد للہ کہے تو اُسکا جواب دے یعنی الحمد للہ سنکر یرحمک اللہ کہے اور
جب بیمار ہو تو اوسکی عیادت یعنی بیمار پرسی کرے اور جب مر جاوے تو اوسکے جنازے کے
ساتھہ جاوے اور جو کچھہ اپنے واسطے دوست رکہے سو اوس کے واسطے دوست رکہے اور
نسائی نے بھی ابو ہریرہ سے اس مضمون کی حدیث بیان کی ہی اور اصفہانی نے حضرت علی رض سے

روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص چھینک کر الحمد للہ کہے اور سننے والا
اسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ نہ کہے تو چھینکنے والا مقرر اس سے قیامت کے دن مطالبہ
مواخذہ کریگا اور اسیطرح کی حدیث ابو نعیم نے بھی عبد اللہ ابن جبیرہ سے روایت کی ہی اور مسلم نے
ابو موسی سے نقل کیا کہ اگر کوئی شخص تم میں سے چھینکنے کے الحمد للہ کہے تو سننے والا یرحمک اللہ کہے
اور جو نکہے تو نکہے اور صحیحین میں ابی سعید خدری سے روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے
یاروں راہوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو راہوں پر بیٹھنے سے
ناچار اور مجبور ہیں یعنی ہمکو بعض حاجات کے سبب سے راہوں میں بیٹھنا ضروری پڑتا ہے
آپ نے فرمایا تو راہ کا حق ادا کرتے رہو یاروں نے پوچھا راہ کا حق کیا ہی آپ نے فرمایا
حرام کی طرف دیکھنے سے آنکھیں بند کرنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب کہنا شریعت
کے موافق حکم کر دینا نامشروع بات سے منع کر دینا اور ابو داؤد نے حضرت عمر رض کی روایت
سے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہی کہ ستمرسیدہ کی فریاد رسی کرنا اور بھولے ہوئے کو راہ بتا دینا فرمایا اللہ تعالی
نے جسوقت کوئی شخص تمکو سلام علیک کہے تو تم اوسکے جواب میں اس سے بہتر کہو یا اوسکی برابر
یعنی اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور جو وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو اور جو وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو
تم بھی اسیقدر کہو اور مسلم نے ابو ہریرہ سے بیان کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بغیر ایمان
لائے بہشت میں داخل نہوگے اور تمہارا ایمان جب پورا ہوگا کہ تم آپسمیں دوستی اور محبت کرو

پھر فرمایا کہ مین تمکو وہ بات بتاتا ہون جسکے سبب سی تم آپسمین ایکدوسرے کی دوست ہوجاؤ
وہ یہہ ہی کہ آپسمین سلام علیک بہت کیا کرو اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سی بیان کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو کوئی پہلے سلام علیک کہی وہ غرور اور تکبر سی پاک ہو ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سے پوچھا یا رسول اللہ اسلام کی خصلتون مین بہت اچھی خصلت کیا ہی آپنے فرمایا اللہ
تعالی کی راہ مین کہانا کہلانا اور ہر ایک مسلمان پر سلام علیک کہنا پہلے سی ملاقات اور
پہچان ہو یا نہو اب جاننا چاہیئی کہ آیت کریمہ واذا حییتم بتحیۃ آخر تک جسکا ترجمہ اوپر
بیان ہو چکا اگرچہ سلام علیک کے حق مین نازل ہی لیکن چونکہ لفظ عام ہے اس سبب دلالت
اسباب پر رکھتا ہی کہ جو مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کسی طرحکا سلوک نیک کری جیسے کہ
کچھ ہدیہ تحفہ بھیجے یا لوگونمین ذکر خیر سے یاد کری یا سلام کے ارادہ سی سر پر ہاتھ رکھی
یا تعظیم کیواسطی کھڑا ہو جاوے یا مصافحہ یا معانقہ کری یا کوئی اور بات ایسی کری جسمین
محبت اور اخلاص ظاہر ہوے تو اس دوسرے کو چاہیئی کہ اسکا عوض اپنی طرفسی اس سی بہتر یا
اسکی برابر عمل مین لاوی اور اس آیہ کریمہ کے آخر کو جو
حسیبا اسپر دلالت کرتا ہی یعنی اللہ تعالی ہر چیز کا حساب کرنیوالا ہی یعنی جسقدر نیکی زیادہ ہوگی
حساب ہوکر اوسیقدر بدلا بھی زیادہ ملیگا اور احمد و ترمذی نے لکھا کہ ابو امامہؓ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آپسمین ملاقات کیوقت بعد سلام علیک کے مصافحہ کرنا کچھ
پوری تحیۃ اور سلام علیک ہی یعنی پوری سلام علیک جب ہو جو مصافحہ بھی کیا کرو نہین تو

ناقص اور ناتمام ہی اور فرمایا کہ آپس مین مصافحہ کرو تو کینہ اور بغض دور ہو اور آپسمین ایک
دوسرے کو ہدیہ تحفہ بھیجو تو محبت زیادہ ہو اور کینہ برطرف ہو اور فرمایا کہ اگر دو مسلمان ملاقات
کیوقت آپسمین مصافحہ کرین انکی سب گناہ درخت کے پتون کیطرح جھڑ پڑین اور ابو داود نے
لکھا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے ابو ذر کے ساتھہ بغلگیر ہوکر فرمایا کہ یہہ عمل بہت خوب ہی اور
صحیحین مین ابو ایوب انصاری سے مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسی شخص کو درست اور
حلال نہین کہ اپنی بھائی مسلمان سے تین دن تک ملاقات موقوف رکھی اور ترک کری اور ان
دونون مین بہتر وہ ہی جو سلام علیک کرنی مین سبقت کری یعنی اگر دو مسلمانون مین کسی سبب دنیاوی
سے کچھہ رنجش ہو جاوی تو چاہیے کہ تین دن کے اندر ملاقات کرلین اور رنجش دور کرین تین دن
سے زیادہ آپسمین جدائی اور ناخوشی رکھنا حرام ہی اور جو شخص ملاقات کی سبقت کریگا وہ
زیادہ ثواب پاویگا اور ابو داود نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر
صاحب صلعم نے فرمایا مسلمانکو جائز نہین کہ تین دن سے زیادہ اپنی بھائی مسلمان سے ملنا
موقوف رکھی جسوقت کہ ایکدوسرے سے ملا اور تین بار سلام علیک کہا اور اوسنی جواب نہ دیا
اور رنج دور نکیا تو دونو کا گناہ اوسنی اپنی سر پر لیا اور احمد اور ابو داود نے لکھا ہی کہ
ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مسلمانکو حلال نہین کہ اپنی بھائی مسلمان سے
تین دن سے زیادہ ملاقات ترک کری اگر تین دن سے زیادہ گذر جاوین اور مر جاوے تو دوزخی
ہو لازم ہی کہ اگر تین دن گذر جاوین تو جلد ایکدوسرے سے ملاقات اور ملاپ کرلے اور سلام علیک

کہے پھر اگر اوسنے جواب دیا تو دو نو ثواب مین داخل ہو گیا اور جو نہ جواب دیا تو اوسپر گناہ
باقی رہا اور یہہ گناہ سے پاک ہوا اور بچا اور صحیحین مین ابی ہریرہ سے منقول ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے فرمایا کہ بارہ دور رہو بدگمانی سے کہ بدگمانی سب باتون مین بہت بڑا جھوٹ ہی اور تجسس
مت کرو یعنی اگر کوئی شخص کسیکا عیب بیان کرے اوسکو مت سنو اور جاسوسی مت کرو یعنی
کسیکا عیب تلاش کرتے مت پھرو اور آپسمین حسد مت کرو یعنی کسیکو خوشی اور فراغت مین
دیکھکر ناخوش اور رنجیدہ مت ہو اور آپسمین بغض اور عداوت مت کرو اور ایکدوسرے کیطرف
پیٹھ مت کرو یعنی ایکدوسرے سے منہ مت پھیرو یعنی رنج مت کرو اور ملاقات ترک نکرو یا
یہہ معنی کہ اچھی چیز دیکھکر صفت اپنی ہی طرف مت کھینچو کہ آپسمین دوسرونکو شرکت نہ دو
چاہیے کہ تم سب اپنی تئین اللہ تعالی کے بندے اور غلام سمجھکر آپسمین بھائیون کیطرح الفت
اور محبت سے ایکدوسرے کی حاجت روائی مین شریک رہو اور مسلم نے لکھا کہ ابو ہریرہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روز بہشت کے دروازے کھولے
جاتے ہین اور حق تعالی مسلمانون کے گناہ بخشتا ہی مگر جو لوگ کہ آپسمین عداوت اور
دشمنی رکھتے ہین اونکو نہین بخشتا اور فرماتا ہی کہ انکو چھوڑ دو تاکہ آپسمین صلح کرین اور
ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص ایک شخص کو پکڑیگا
تو وہ کہیگا تجکو مجہسے کیا غرض ہی مین تو تجکو پہچانتا بھی نہین وہ کہیگا تو مجکو بدکار جانتا
تھا اور جانکر مجکو بدکاری سے باز نرکہا یعنی بری کام سے منع کردینا فرض ہی مگر اسصورت

میں بلکہ بہہ جانے وہ میرا کہنا قبول نکریگا تو منع نکرنا اور چپ رہنا گناہ نہیں اور صحیحین میں
جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آدمیوں پر رحم نہیں
کرتا اوسپر اللہ تعالی رحم نہیں کرتا اور ابو داؤد و ترمذی نے لکہا کہ عبد اللہ بن عمرو نے نقل
کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا رحم کرنیوالوں پر اللہ رحم کرتا ہے تم رحم کرو زمین کے
رہنے والوں پر تمپر رحم کرے وہ شخص جو آسمان میں ہے یعنی جسکا حکم آسمانوں پر جاری ہے یعنی اللہ کا
اور بعض علما نے یہہ معنی کہے ہیں کہ رحم کرتے ہیں اوسپر آسمان والے یعنی فرشتے اور بخاری نے ادب میں
اور ابو داؤد نے ابن عمرو سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ ہمارے چھوٹے پر
رحم نکرے اور ہمارے بڑے کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں نہیں اور صحیحین میں لکھا ہے کہ ام کلثوم
بنت عقبہ نے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولکر اچھی بات بناکر
اور اچھا پیغام پہونچا کر لوگوں میں صلح کروادے وہ جھوٹا نہیں یعنی دو شخصوں میں صلح کروانے کیلیے
جھوٹ بولنا برا نہیں بلکہ موجب ثواب کا ہے اور احمد و ترمذی نے اسما بنت یزید کی
روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جھوٹ بولنا صرف تین جگہہ درست ہے ایک تو
جورو کی راضی کرنیکو دوسرے کافروں کی لڑائی میں بشرطیکہ غدر اور عہد شکنی نہو تیسرے
آدمیوں میں صلح کروانیکو اور ابو داؤد و ترمذی نے بروایت ابی الدرداء نقل کیا کہ
پیغمبر صاحب صلعم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں تمکو ایک ایسی بات بتلاؤں کہ درجے
میں روزہ سے اور نماز سے اور صدقہ سے بہتر اور افضل ہو یاروں نے کہا البتہ یا رسول اللہ صلعم

ایسی بات تو فرمانا ہی چاہیئے آپ نے فرمایا لوگونمین صلح کروا دینا روزے اور نماز اور
صدقہ سے افضل ہے اور لوگونمین فساد کرنا حالقہ ہی یعنی دین کو چہیلنا ہی اور احمد و ترمذی
نے زبیر سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو مرض کہ اگلی امتون مین تہا سو تمہاری طرف
بہی آیا آپس مین حسد اور بغض کرنا یہہ صفت حالقہ ہی یعنی مونڈنیوالی سو مین یہہ نہین کہتا
ہون کہ یہہ صفت بال کو مونڈتی ہی بلکہ دین کو مونڈتی ہی یعنی حسد اور بغض دین کو کہو دیتا ہی اور ابو داؤد نے
ابوہریرہ رض کی روایت سے لکہا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی یارو حسد سے دور بہاگو اور
پرہیز کرو کہ بے شک حسد نیکیونکو ایسا کہا لیتا ہی جیسا کہ آگ سوکہی لکڑی کو کہا لیتی ہے
اور ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا آدمیونمین بدی اور فساد ڈالنے
سے پرہیز کرو کہ بدی ڈالنا دین کا برباد کرنا ہی اور ابن ماجہ و ترمذی نے بیان کیا کہ ابی صرمہ
نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو کوئی کسیکا کچہہ ضرر کرے اللہ تعالی اسکو ضرر
پونہچا دیگا اور جو کوئی کسیکو کچہہ تکلیف دے اللہ تعالے اوسکو رنج اور تکلیف دیگا اور ترمذی
نے حضرت ابی بکر صدیق رض سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمانونکو ضرر
پونہچاوے یا اونکے ساتہہ فریب کرے وہ شخص ملعون ہی یعنی اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہے
اور ابو داؤد نے سعید بن زید سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ناحق اور بیوجہ کسی
مسلمان کی آبرو کہونیکو زبان درازی کرنا بیاج کہانے سے بدتر ہی اور بیہقی نے جابر کی
روایت سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے بہائی مسلمان کے آگے اپنی کسی خطا

سے عذر چاہے پہر وہ اسکا عذر قبول نکرے تو اوسپر ایسا گناہ ہے جیسا صاحب مکس پر یعنے
راہ کے محصول لینے والے پر اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جو شخص عذر قبول نکرے وہ بہشتی
نہین اب جانا چاہیے کہ ایک کا دوسرے مسلمانی کا حق سب حقون سے زیادہ تر اور بالا تر ہے
اسواسطے کہ قرابت نسبی مین صرف مان باپ وسیلہ ہین اور قرابت اخوۃ اسلامی مین خدا
اور رسول واسطہ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب مسلمانون کے باپ ہین حقتعالی فرماتا
ہے کہ نبی صلعم مسلمانونمین تصرف کرنیکو انکی جانون سے اولی ہے اور بیبیان نبی صلعم کی
مسلمانون کی مائین ہین اور ابی کعب کی قرات مین اتنا اور زیادہ ہے اور نبی مسلمانون کا
باپ ہے اور اسیواسطے حق تعالی نے فرمایا ہے کہ سب مسلمان آپس مین بہائی ہین سو صلح اور ملاپ
کرادو اپنے دو بہائیون مین اور بلحاظ اخوۃ اسلامی کے مسلمانون کیواسطے حق تعالی
کی جناب مین فرشتے استغفار کیا کرتے ہین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے جو فرشتے کہ عرش
کو اوٹہائے ہوئے ہین اور جو کہ عرش کے گرد ہین وہ سب اپنے پروردگار کی تسبیح اور
حمد کرتے ہین اور اوسکے ساتھہ گرویدہ ہوتے ہین اور مسلمانون کیواسطے بخشش چاہتے ہین
اور دوسری جگہہ فرمایا ہے فرشتے اللہ کو حمد کے ساتہہ تسبیح کرتے ہین اور اہل زمین کیواسطے
استغفار کرتے ہین سوال اگر کوئی پوچہے کہ جب اخوۃ اسلامی کا حق اخوۃ نسبی کے
حق پر اور سب حقوق پر مقدم اور بالا تر ہے تو اخوۃ نسبی کو اخوۃ اسلامی پر کیون مقدم
کیا اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مسلمانون اور مہاجرون مین بعضے اقربا نسبی بعضون سے

بہتر ہین اور اسیواسطی قرابت نسبی مین میراث جاری ہی اور قرابت اسلامی مین جاری نہین اور
ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ سلمان ابن عامر سی روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا مسکین کو صدقہ دینی کا ایک ثواب ہی اور ذی رحم پر صدقہ دینی کا دوچند ثواب
ہے ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحم کا جواب اسکا یہہ ہی کہ قرابت نسبی وغیرہ
جو اوپر بیان ہو چکی اُن سب مین اسلام شرط ہی اور جسجگہہ اسلام معتبر ہے اور معنی آیت
کے یون ہین کہ جو مسلمان کہ اولوالارحام ہین بہتر ہین اور وراثت مین مقدم ہین اُن
مسلمانون مہاجرون سی جو قرابت نسبی نہین رکھتے اور مطلب حدیث شریف کا یہہ ہے
کہ صدقہ اوپر اُس مسکین مسلمان کے جو ذی رحم ہو دو ثواب رکھتا ہی اسیواسطی اگر اقربا
کافر ہون اونکو میراث نہین بلکہ عام مسلمانونکو ہی اور بیت المال مین جو خزانہ سب
مسلمانونکا ہی داخل کرتے ہین یہانتک کہ اگر باپ کافر ہو تو اگرچہ نفقہ اُسکا اولاد
پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اسکے ساتھہ درست نہین بلکہ اُس سی بیزاری کیا چاہیے
چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جب پیغمبر صاحب صلعم کو اور مسلمانونکو مشرکونکا دوزخی
ہونا ثابت ہو چکا تو پیغمبر صاحب صلعم کو اور مسلمانونکو مشرکونکی بخشش اور مغفرت چاہنی
درست نہین اگر وہ مشرک صاحب قرابت ہون اور حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام
کا اپنے باپ کیواسطی استغفار کرنا صرف اسیواسطی تھا کہ اونسی انکی ساتھہ مسلمان ہونیکا
وعدہ کیا تھا پھر جب اونکو معلوم ہوا کہ وہ خدا کا دشمن ہی تو اوس سے ناخوش اور بیزار ہوگئے

فائدہ ابن عساکر نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے کہ جو قرابت
نسبی کہ خسری اور دامادی ہو قیامت کے دن منقطع ہو جاویگی مگر میری قرابت نسبی اور
دامادی منقطع نہوگی جاننا چاہیے کہ اس سے مراد آنحضرت صلعم کی یہہ نہیں کہ قرابتیں سب
مسلمانونکی منقطع ہو جاوینگی اور صرف میری ہی ذات پاک کی قرابت باقی رہیگی بلکہ مراد
اس سے یہہ ہے کہ سب مسلمان میرے فرزند ہیں انکا نسب اور صہر باقی رہیگا منقطع نہوگا اور کافرونکا منقطع ہوگا
اور اس معنی اور مراد پر وہ آیت کلام اللہ کی دلیل ہے کہ جسکا ترجمہ و معنی یہہ ہین فرمایا
اللہ تعالی نے جو لوگ مسلمان ہوئے ہین اونکی مسلمان اولاد کو بہشت مین اونکے باپون کے
مرتبے کے ساتھہ ہم ملا دینگے اور ملحق کرینگے اور باپون کے عمل مین سے کچھہ کم نکرینگے اور
کچھہ بھی اللہ تعالی نے فرمایا کہ مال اور اولاد کافرونکی کافرونکو ہمارے نزدیک نکرینگے
مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اونکے مال اور اولاد آنکو ہمارے پاس اور
نزدیک کرینگے اور کافرون کے حق مین فرمایا کہ قیامت کے دن کافرون کے نسب آپسکے
درمیان نہین رہینگے اور سب تناسب منقطع ہو جاینگے پس ان آیتون سے اور سوا انکے اور بھی آیتون
اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانونمین نسب باقی رہیگا اور ایک دوسرے کو مفید ہوگا
نسب قرابت کا بھی اور نسبت دوستی وغیرہ کا بھی اور کافرونکو کچھہ فائدہ نہوگا حق تعالے
نے فرمایا ہے قیامت کے دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنے ماں باپ سے اور اپنی اولاد سے
بھاگیگا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب دوست آپسمین دشمن ہو جاوینگے سوا ہے متقیون اور

پرہیزگاروں کے غرض اس کلام سے یہہ ہی کہ جسقدر حقوق کہ بیان ہوئے اُن سب مین جو
کوئی اسلام اور پرہیزگاری مین افضل اور اقوی ہوگا اوسکے واسطی محبت اور صلہ رحم
احق اور اولی ہوگا واللہ اعلم بالصواب **ساتوین قسم** بعض حقوق مین ایک وہ
حق ہے جو آدمی اپنی اختیار سی اپنی اوپر لازم کرلے اور یہہ حق حقوق اللہ مین بھی ہی
اور حقوق الناس مین بھی ہے اور ان دونو حقوق مین ہر ایک تین قسم ہی ایک یہہ کہ اوسکے
وجوب کا سبب معصیت ہو دوسری یہہ کہ اوسکی وجوب کا سبب کوئی امر مباح ہو **فصل**
حق اللہ کہ جسکے وجوب کا سبب طاعت ہی سو نذر یا بالعبادۃ ہی وہ دو قسم ہی ایک قسم
نذر بعبادۃ مقصودہ یعنی ایسی عبادت کو اپنی اوپر لازم کرنا کہ اس جنس کی عبادت
کسیوقت مین فرض ہے جیسی نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج خواہ وہ نذر بلا شرط ہو یا
کسی نعمت دینی یا دنیوی کے ادا شکر مین اوسکی حصول کے ساتھہ مشروط چنانچہ کہی
کہ اگر فلانا بیمار صحت پاوی یا فلانا شخص سفر سی آوی تو مین للہ اتنی روزہ رکہون یا
استقدر نماز نفل ادا کرون سو ان دونو صورتون مین یعنی مشروطہ اور غیر مشروطہ مین
ایسی نذر کا وفا کرنا فرض ہے لیکن مشروطہ کی صورت مین بعد وجود شرط کے فرض ہے
فرمایا اللہ تعالی نے چاہیی کہ اپنی نذرین مانی ہوئین پوری کرین دوسری قسم نذر
بالعبادۃ کی یہہ کہ عبادت غیر مقصودہ کی نذر ماننا یعنی ایسی عبادت کو اپنی ذمہ پر لازم
کرلینا کہ وہ خود مقصود بالذات نہین چنانچہ کوئی نذر مانے کہ مین ہر نماز کو وضو تازہ

سو نہ پاکر دیگا سو ایسی نذر کا پورا کرنا مستحب ہی واجب نہیں اور نذر بالمعصیۃ باطل ہے
یعنی کوئی کہے کہ اگر فلانا بیمار شفا پاوے تو میں ناچ رنگ کراؤں یا ڈھول بجاؤں سو اس
نذر کی اصل ہی باطل ہے اسکا وفا کرنا کیونکر جائز ہو پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسی گناہ
کے امر کو نذر ماننا جائز نہیں اور نذر ماننا کسی امر مباح کا بھی لغو ہی اور سوای حقتعالے
کسی نبی یا ولی یا کسی اور کی نذر ماننا گناہ اور شرک ہی فصل اور دوسرا حق حقوق
اللہ میں جو بندہ اپنی اختیار سے اپنے اوپر لازم کرلے وہ حق ہے کہ اُسکے وجوب
کا سبب معصیت اور گناہ ہی جیسے حد مارنیکا سبب زنا کرنا یا شراب پینا یا کسیکو تہمت
زنا وغیرہ کی کرنا اور جیسے ہاتھہ کاٹنے کا سبب چوری کرنا اور کفارہ دینے کا سبب رمضان
شریف کا روزہ توڑ ڈالنا اور کسیکو خطا اور چوک سے قتل کرنا اور اپنی جورو کی کسی عضو
کو اپنی ماں یا بہن وغیرہ محرمات کی اُس عضو کے ساتھہ مشابہت دینا جسکا دیکھنا درست
نہو سو ایسے حق اللہ کا بھی ادا کرنا واجب ہے فصل اور تیسرا حق حقوق اللہ میں جو بندہ
اپنی اختیار سے اپنے اوپر لازم کرلے وہ حق ہی کہ اوسکے وجوب کا سبب کوئی امر مباح ہو
جیسے بعض اوقات میں کفارہ یمین کا سبب قسم کہاکر عہد شکنی کرنا اور قضا روزہ رمضان
کا سبب سفر اور مریض کو رمضان شریف کا روزہ نرکہنا سو کفارہ یمین کا اور قضا روزہ
رمضان کا ان دونو صورتوں میں واجب ہی فصل اور حقوق العباد جو بندے نے اپنی اختیار
سے اپنے اوپر واجب کرلیا وہ بھی تین قسم ہی ایک وہ حق العباد کہ سبب اُسکا طاعت ہے

جیسے ایفاء وعدہ چیز کا سبب کسی سے وعدہ کرنا کہ مین تیرے ساتھہ فلانی نیکی کرونگا
سو ایسے وعدہ کا وفا کرنا واجب ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قول و قرار کو پورا کرو
بیشک عہد شکنی کا سبب پوچھا جاویگا اور پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی وعدہ کرنا
حکم قرض کا رکہتا ہی اِس حدیث کو طبرانی نے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہی
اور ابن عساکر نے حضرت علی رضہ سے یون روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا وعدہ
کرنا حکم قرض کا رکہتا ہے ہلاکت ہی اُس شخص کو جو وعدہ کرکے پورا نکرے یہہ کلمات
آپ نے زبان مبارک سے تین بار فرمائے اور صحیحین مین ابوہریرہؓ سے منقول ہی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا منافق کی نشانیان تین چیز ہین اور صحیح مسلم نے اتنا اور زیادہ لکہا ہی
اگرچہ نماز پڑہا کرے اور روزہ رکہا کرے اور اپنے تئین لوگون مین مسلمان کہا کرے ایک یہہ
کہ جب بات کہے جہوٹ کہے اور جب وعدہ کرے کبہی پورا نکرے اور جب کوئی چیز اوسکے
پاس امانت رکہے تو اوسمین چوری کرے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا جس شخص مین یہہ چار چیزین ہون وہ پورا منافق ہی امانت کی چیز مین
چوری کرنا جہوٹ بولنا قول قرار کرکے عذر اور فریب کرنا جہگڑے قضیے مین گالی بکنا

فصل اور دوسری قسم اُن حقوق الناس مین جو بندہ اپنے اختیار سے اپنے اوپر واجب
کرلے وہ حق ہی کہ سبب اُسکے وجوب کا کوئی امر مباح ہو جیسے قرض وغیرہ کہ بسبب خرید
و فروخت کے اور اجارہ دینے لینے کے اور بسبب عاریت اور امانت اور قرض لینے کے اور

بسبب نکاح اور خلع کے اختیار سے اپنے اوپر لازم کر لیا پس ادا کرنا ان سب حقوق کا
فرض ہے بعد قبض قیمت کے مبیع کو مشتری کے سپرد اور حوالے کر دینا اور بعد نکاح
کے اپنے تئین خاوند کے قبض اور اختیار مین چھوڑنا اور مبیع کی قیمت بائع کے حوالے
کرنا اور قرض لیا ہوا قرضخواہ کو ادا کرنا اور مہر جورو کو اور مزدوری مزدور کو اور امانت
اور ودیعت کی چیز مالک کو پھیر دینا اور سوا اسکے جو چیز کہ بندہ نے اپنے اوپر
اختیار سے واجب کر لی ہو ادا کرنا اوسکا واجب حقوق اللہ مین جوکہ احتمال مغفرت کا
رکھتے ہین انکا ادا کرنا اولی ہی اور ان حقوق کے تلف ہونے مین اور دیون کے ادا ہونے
مین احتمال مغفرت کا ضعیف ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ شہید کے سب گناہ معاف
ہین مگر قرض معاف نہین اس حدیث کو مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا ہی اور صحیحین مین
ابوہریرہ سے منقول ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا دیر کرنا ادا قرض مین بعد میسر ہونے کے
ظلم ہی۔ ایک شخص کا جنازہ نماز کیواسطے پیغمبر صاحب صلعم کے پاس لائے آپنے پوچھا
اس شخص پر کسیکا قرض تو نہین لوگون نے کہا نہین آپ نے اوسکی نماز پڑھی پھر ایک
جنازہ اور آیا آپ نے پوچھا یہہ شخص کسیکا قرضدار تو نہین لوگون نے کہا ہی پھر آپنے
پوچھا اسنے کچھہ مال بھی چھوڑا ہی لوگون نے کہا تین دینار چھوڑے ہین آپ نے اسکی بھی نماز
پڑھی پھر ایک جنازہ اور آیا اوسکو بھی پوچھا کہ یہہ شخص مقروض تو نہین لوگون نے عرض
کیا اسپر تین دینار قرض ہین آپنے پوچھا اسنے کچھہ مال بھی چھوڑا ہی عرض کیا یا رسول اللہ

اسنے کچھ مال نہیں چھوڑا آپ نے فرمایا اسپر تمہیں نماز پڑھو ابو قتادہ نے کہا یا رسول
اللہ اسکا قرض میں ادا کرونگا آپ اسکی نماز ادا کیجیے تب آپ نے اوسپر بھی نماز پڑھی
بخاری نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا اور بغوی نے شرح السنۃ میں ابی سعید خدری
سے نقل کیا کہ ایک شخص کا جنازہ نماز کیواسطے پیغمبر صاحب صلعم کے حضور میں لائے آپنے پوچھا
اسپر کسیکا قرض ہے لوگون نے کہا ہی تو پھر آپ نے پوچھا کہ بقدر قرض کے اسنے کچھ
مال بھی چھوڑا ہی کہا مال تو کچھ نہیں چھوڑا آپنے فرمایا کہ اسکی نماز تمہیں پڑھو حضرت علی
بول اوٹھے کہ یا رسول اللہ اسکا قرض میں نے اپنے ذمہ پر لیا میں ادا کرونگا آپ نے اسکی
نماز جنازہ کی پڑھکر حضرت علی سے فرمایا تو نے اس مردہ کو قید سے چھڑایا اللہ تعالی تجھکو
قید سے چھڑاوے مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم اگر
میں خدا تعالی کی راہ میں ثواب کی امید پر کافرون کے مقابلے میں مارا جاؤن اور صبر
کرون اور سامنے سے منہ نہ پھیرون حق تعالی سب گناہ بخشیگا یا نہیں آپنے فرمایا
البتہ سب بخشیگا مگر قرض نہ بخشا جاویگا جبرئیل نے مجھسے ایسا ہی کہا ہی اور مہر کے
ادا کرنے کیواسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ عورتون کا مہر خوشی دل سے ادا کرو یا مال حلال
بے شبہہ سے یا واسطے دیانت کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور ابو یعلی نے ابوہریرہ
سے اور طبرانی نے جابر سے اور حکیم اور ترمذی نے انس سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے فرمایا مزدور کی مزدوری اوسکا پسینہ سوکھنے سے پہلے ادا کرو اور تحقیق ابوہریرہ سے

مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جسوقت جورو کو آسکا خاوند اپنی پاس سونیکو بلاوی
جورو اوسکی پاس جانے سی انکار کری پہر خاوند خفا اور ناخوش ہوکر اکیلا سورہی تو صبح تک فرشتے
اُس عورت پر لعنت کرتے ہین اور امانت کے اداکرنیکے مقدمہ مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اللہ
تعالی تمکو حکم کرتا ہی کہ امانت کی چیزین اُنکے مالکون کے حوالے کردو **فائدہ** اگر کوئی
شخص قرض لیکر اداکرنے کا ارادہ رکہتا ہو اور میسر آنے سی پہلے مرجاوی تو امید ہی کہ اللہ
تعالی قیامت کے دن اوسکی قرضخواہونکو راضی کرکرا وسکو بہشت مین داخل کری چنانچہ حاکم
نے ابی امامہ سی نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص معاملہ کری اور قرض اوسکی ذمہ پر لازم
ہوا اور اوسکے دلمین ارادہ اداکرنے قرض کا ہووی پہر وہ اداکرنے سی پہلے مرجاوی تو
درگذر کریگا اللہ تعالی اُس سی اور اُسکی قرضخواہ کو کچہہ دیکر راضی کردیگا اور اگر اوسکے دلمین
ارادہ اداکرنے کا نہووی اور مرجاوی تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی قرضخواہون کو
اُس سی عوض دلوادیگا اور طبرانی اور حاکم نے ابی امامہ سی یون بیان کیا ہی کہ آنحضرت صلعم
نے فرمایا جو شخص قرضدار مری اور ارادہ قرض اداکرنیکا نرکہتا ہو تو اللہ تعالی قیامت کے
دن فرماویگا کہ مین اپنی بندہ کا حق اس سی لونگا پہر اوسکی نیکیان قرض والیکو دلوادیگا اور
جو بر تقدیر اوس قرضدار کے پاس کچہہ نیکی نہوگی تو قرض والیکے گناہ اور قرضدار پر رکہی
جاوینگی اور طبرانی نے ابن عمر رض سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا قرض دو قسم ہی
جو شخص قرضدار ہوا اور نیت اداکرنے کی رکہتا ہو تو مین اُسکا ولی ہون یعنی مین اوسکو بخشا دونگا

اور اللہ تعالی سے اُسکا قرض ادا کروا دیگا اور جو شخص قرضدار مرے اور ادا کرنیکا ارادہ نرکہتا تھا تو اُسکی نیکیاں قرض کے بدلے قرضخواہ کو دلوا دینگے اسواسطے کہ اُسدن درہم اور دینار نہین اور ایسا ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلعم سے نقل کیا ہی **فصل** اور تیسرے قسم اُن حقوق العباد مین جو بندہ اپنے اختیار سے اپنے اوپر واجب کر لیوے وہ حق ہی کہ اُسکے وجوب کا سبب معصیت ہی جیسے کسیکی جان ناحق مارنا یا کوئی عضو کاٹنا یا کسیکا مال چوری یا دغابازی یا زبردستی سے لینا یا گالی اور مار دینے سے اور کسی اور طرح سے کسیکی آبرو دور کرنا یا کسیکی غیبت کرنا سبب ہی وجوب مظلمہ اور استرضاء مظلوم کا سو مظلوم کو بغیر راضی کئے ان حقوق کے تلف کرنے مین بخشش اور مغفرت ممکن نہین مگر بشاذ و نادر غرضکہ جبتک مظلوم کو راضی نکریگا چھٹکارا اور رہائی نپاویگا پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے کہ نامہ اعمال تین قسم ہین ایک وہ کہ اوسکو حق تعالی کچھ چیز نہین گنتا دوسرا وہ کہ اللہ تعالی اُسمین سے کچھ نہین چھوڑتا تیسرا وہ کہ اوسکو اللہ تعالی ہرگز نہین بخشتا سو نامہ اعمال جسکو اللہ تعالی ہرگز نہین بخشتا وہ شرک ہی اور وہ نامہ اعمال جسکو اللہ تعالی کچھ نہین گنتا سو بندہ کا ظلم ہے اپنی جانون پر روزہ نماز وغیرہ عبادات کے ترک کرنیکے سبب سے سو اللہ تعالی چاہے تو بخشدے اور وہ نامہ جسمین سے حق تعالی کچھ نہین چھوڑتا وہ بندونکا ظلم ہے آپسمین ایکدوسرے پر اوسمین البتہ مقرر عوض اور قصاص ہوگا اِس حدیث کو حاکم و احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہی اور اسی مضمونکی حدیث طبرانی نے سلمان سے اور بزاز نے انس سے روایت

کی ہو اور بخاری نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جس شخص نے
کسی پر ظلم کیا ہو اوسکو لازم ہے کہ دنیا مین اُس مظلوم سے کچھ دیکر یا جس طرح ہو سکے بخشوا لے
کہ آخرت مین نہ درم ہے نہ دینار ہے اگر دنیا مین معاف نکراویگا تو قیامت کے دن ظالم کے
نیک عمل بقدر ظلم کے مظلوم کو دلوائے جاوینگے اور جو اوسکے نیک عمل نہونگے تو مظلوم
کے بد عمل اوٹھاکر ظالم پر رکھین گے اور مسلم و ترمذی نے لکہا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر
صاحب صلعم نے یارون سے پوچہا کہ مفلس کسکو کہتے ہین عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جو کچھ
مال و متاع نرکھتا ہو حضرتؐ نے فرمایا میری اُمّت مین مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن ایسی
حالت سے حاضر ہو کہ دنیا مین نماز روزہ زکوۃ سب ادا کیا ہو با وجود اسکے کسیکو گالی
دی ہو کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہو کسیکا مال کہالیا ہو کسیکو مارا ہو سو ان گناہون کے
بدلے اُسکی ہر ایک نیکیان مظلومونکو دلوائی جاینگی پہر اگر اوسکے عمل نیک تمام ہو جاوینگے
اور ابھی لوگون کا حق اُسکے ذمہ پر باقی رہیگا تو اُن حقدارون مظلومون کے گناہ
اوسپر رکہین گے اور اوسکو دوزخ مین ڈال دینگے اور بزار و طبرانی نے عمار سے روایت
کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے کوئی شخص ایسا نہین جو دنیا مین اپنے غلام کو مارے مگر
قیامت کے دن کو اُسکا بدلہ ہے اور اُس سے عوض لیا جاویگا اور بزار و طبرانی نے ابوہریرہ
سے بھی اسی مضمون کی حدیث نقل کی ہے اور حاکم نے سلمان اور سعد اور ابوہریرہ
وغیرہ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ایسا ہی طبرانی نے ابی امامہ باہلی سے اور ابی ہریرہ

اور انس سے روایت کیا ہے اور ہناد نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کچھہ
لوگ صحابہ اور تابعین فرماتے تھے کہ اگر کوئی کسیکو کہا ہو کہ ای گدہا ای سور یعنی خوک تو قیامت
کے دن اللہ تعالی اوس سے پوچھیگا کیا تو نے دیکھا تھا کہ میں نے فلانے کو کتا یا گدہا یا
سور پیدا کیا تھا فائدہ ظلم کرنا جیسا مسلمان پر حرام ہے ذمی پر بھی حرام ہے اسلئے کہ
اہل ذمہ سے پیغمبر صاحب صلعم نے عہد کیا ہے سو ذمی پر ظلم کرنے سے عہد شکنی پیغمبر صاحب صلعم
کی لازم آتی ہے طبرانی نے واثلہ بن الاسقع سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو کوئی
ذمی پر زنا کی تہمت کریگا اوسکو قیامت کے دن آگ کے کوڑوں سے حد مارینگے اور یہہ بھی
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ خبردار رہو جو کوئی ذمی پر ظلم کرے یا اوسکی حق میں سے
کچھہ کم کرے یا اوسکو طاقت سے زیادہ تکلیف دے یا کوئی چیز اوسکی خلاف مرضی کے
لیوے تو میں قیامت کے دن اوسکی طرف ہو کر ظالم سے لڑوں اور اسکا حق طلب کروں
فائدہ جاننا چاہیئے کہ سواے شرک کے جو گناہ ہے اگرچہ کیسا ہی بڑا اور نہایت سخت ہے
اوسکی سزا کو انتہا ہے پس یہہ حدیثیں جو مذکور ہوئیں انکا مقتضا یہہ ہے کہ سب حق بندوں کے
علی الخصوص زور اور ظلم کی چیز اور سواے اوسکی جو مظالم ہیں رائگان اور مہمل نہیں چھوڑے
جاوینگے قصاص اور بدلہ اُن کا ضرور ہے ظالموں کے نیک عمل مظلوموں کو دلوا دینگے پہر اگر
ظالموں کی نیکیاں تمام ہو چکینگی اور مظالم باقی رہینگے تو مظلوموں کے گناہ ظالموں پر رکھہ
کر انکو ختم نہیں کرینگے پہر جس وقت زور اور ظلم اور حق تلفی کی سزا ظالموں کو مل چکیگی اور

پوری ہوجاویگی اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو تب آخر کو بمقتضاء ایمان کے دوزخ سے
نکال کر بہشت مین داخل کرینگے کہ ایمان کی جزا بہشت ہی پھر ہمیشہ بہشت ہی مین رہیگا
امام بیہقی نے ایسا ہی لکھا ہی لیکن انسانکو لازم ہی کہ مظالم سے بچتا رہی اور اگر بتقدیر کسی
طرحکا ظلم صادر ہو تو پھر نوع دنیا مین مظلوم کو راضی کر ہی اسواسطی کہ کبھی مظالم کی شامت
سے ایمان بھی سلب ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہا حق تعالی ہمکو مظالم سی اپنی پناہ مین رکھے
بیت ۵ مباش درپے آزار وہرچہ خواہی کن * کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست *
یعنی پیغمبر صاحب صلعم کی شریعت غرا مین مظالم کی برابر کوئی گناہ نہین فائدہ اگر کسیکے
ذمّی پر مظالم ہون اور اُنسی توبہ کری اور آیندہ کو پرہیز کری اور رد مظالم کا اور رضا
جوئی مظلومونکی مقدور سی باہر ہو اسصورت مین حق تعالی سی امید ہے کہ قیامت کے دن انکی دشمنون
کو اُس سی راضی کردا دی اور حاکم و بیہقی نے اور سعید بن منصور نے انس سی روایت کی ھی
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا دو شخص میرے امت کے اللہ تعالی کے سامنے آکر دو زانو
بیٹھ جاوینگے پھر ایک کہیگا خداوندا میرا حق اِس سی دلوا دے پھر حق تعالی اُس دوسرے کو
فرماویگا کہ اِسکا حق حوالہ کر وہ کہیگا خداوندا میرے پاس تو کچھ نیکی باقی ہی نہین ھی
تب اللہ تعالی مظلوم سی فرماویگا اب تو کیا کریگا اسکے پاس تو کچھ نیکی نہین بچی تب وہ مظلوم
کہیگا یا الہی اگر اسکے پاس نیکی نہین رہی تو میری گناہونکو یہ اُٹھا لے جناب رحمت
عالمیان شفیع گنہگاران صلعم یہ بات فرماکر رونے لگے اور فرمایا کہ وہ دن نہایت سخت ہوگا

ہر ایک آدمی گنہگار یہی چاہیگا کہ کوئی شخص میرے گناہ اُٹھا لے یعنی تو مین عذاب سے بچون
بعد اسکے آنحضرت صلعم نے ارشاد کیا کہ پھر اللہ تعالی اُس مظلوم سے فرماویگا کہ اپنا سر اُٹھا کر بہشت
کیطرف تو دیکھ وہ شخص سر اُٹھاتے ہی دیکھکر کہیگا الہی بہشت سے شہر بڑے بڑے عالیشان چاندی
سونے کے بنے ہوئے موتیون سے جڑے ہوئے نظر آتے ہین یہہ کس نبی یا صدیق یا شہید کیواسطے
ہوونگے تب حق تعالی ارحم الراحمین فرماویگا جو کوئی اِن شہرونکی قیمت دیگا اسکو ملینگے وہ
پوچھیگا خداوندا ایسا کون ہوگا جسکے پاس انکی قیمت ہو اللہ تعالے مقلب القلوب فرماویگا اسکی قیمت
تیرے پاس ہے وہ بولیگا میرے پاس ایسی کیا چیز ہے حق تعالی فرماویگا اگر تو اپنا حق اپنے اس
بھائیکو معاف کردے یہی اِن شہرونکا مول ہے وہ کہیگا یا خدا یا مین نے اپنے حق سے درگذرا اور سب
سے راضی ہوا حقتعالے فرماویگا تب اپنے اس بھائی کا ہاتھہ پکڑکر بہشت مین لیجا بعد اسکے آنحضرت صلعم
فرمانے لگے یارو خدا کے غضب سے ڈرو اور آپسمین صلح اور ملاپ رکھو اور اخلاص محبت سے رہو ایک
دوسرے پر ظلم مت کرو کہ قیامت کے دن کسیکو صلح کا اختیار نہوگا اللہ تعالے جن لوگونمین چاہیگا آپسمین
صلح کرادیگا نہین تو گناہ اور ظلم کی عوض دوزخمین ڈالیگا اور طبرانی نے انس اور ام ہانی سے نقل کیا
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جب قیامت کے دن بہشتی بہشت مین اور دوزخی یعنی کفار دوزخمین داخل
ہوچکینگے تو ایک پکارنیوالا پکاریگا اے لوگو آپسمین صلح اور ملاپ کرلو اور ایکدوسرے کا حق آپس
مین معاف کرو اور بخشدو تمہارے حقون کا بدلہ حقتعالی پر ہے امام غزالی رح نے لکھا ہے کہ یہہ
حدیثین اُس شخص پر محمول ہین جو دنیا مین ظلم اور حق تلفیان کرکر توبہ کرے اور آیندہ کو

مظالم سے باز آوے وہ لوگ توابین ہیں یعنی خدا کیطرف پھر جانیوالے کہ اُنکی شان میں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا یعنی اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے گناہ جو اُسکی طرف رجوع کرتے ہیں ضرور
بخشتا ہے قرطبی نے کہا کہ یہہ تاویل بہت خوب ہے اور حکم عام نہیں اور جو حکم عام ہوتا تو کوئی
شخص دوزخی نہوتا سوال اگر کوئی شخص کسی پر کچھہ ظلم کرے جانپر یا مال پر یا آبرو پر تو مظلوم
کو اُس سے بدلا لینا درست ہے یا نہیں جواب جسقدر اوسپر ظلم ہوا ہے اوسیقدر بدلا لینا درست ہے
زیادہ اُس سے حرام ہے اللہ تعالی فرماتا ہے عوض کرو یعنی بدلا لو برابر اُس ظلم کی جو تمپر ہوا
اب جاننا چاہیے کہ یہہ عوض کرنا اور ظالم سے بدلا لینا امر مباح ہے اور جو معاف کرے اور درگذر
کرے تو بہت بہتر اور نہایت خوب بات ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اُسکی صبر کا بڑا درجہ اور ثواب
ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے عوض کرو برابر اُس ظلم اور زیادتی کے جو تمپر ہوا ہے اور اگر چپ رہو
اور صبر کرو تو یہہ صبر کرنا صابرین کیواسطے مقرر خوب چیز ہے اور صبر کرا ے محمد اور تیرا صبر تو اللہ
ہی کی توفیق اور امداد سے ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بدی کا بدلا تو وہی ہے جو اُسکی برابر کیا
جاوے پھر جو مظلوم عوض نکرے اور بخشدے اور صلح کرلے تو اُسکا ثواب اللہ پر ہے یعنی اللہ تعالیٰ
اُسکی صلح اور چپ کی داد دیگا مقرر اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا یعنی دشمن رکھتا ہے اور
جو کوئی اپنے ظلم کا بدلا اور عوض لے تو اوسپر کچھہ گناہ اور مواخذہ نہیں بلکہ مواخذہ تو اُنھی
پر ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جو کسیکو ناحق ستاتا ہے اور بموجب ہین مین فساد مچاوے
اور لوگوں کو بڑی دکھہ کی مار ہے اور جو کوئی چپ رہے اور اپنی مظلمہ سے درگذرے سو یہہ تو

بہت بڑی بات ہی احمد و مسلم نے اور ابو داؤد و ترمذی نے ابوہریرہؓ سی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا جو دو شخص کہ آپسمین گالی گلوج اور بدگوئی کرین تو دونوں کی بدگوئی کا گناہ اوسپر ہی جسنی پہلی ابتدا کی ہی بشرطیکہ دوسرے نے زیادتی نکی ہو یعنی جسقدر شروع کرنیوالے نے کہا تھا اوسیقدر اوسنی بھی کہا ہو اور جو زیادہ کہیگا تو اُس زیادتی کا گناہ اوسپر ہی اور احمد و بخاری نے ادب مین بسند صحیح عیاض بن حماد سی نقل کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی دو شخص جو آپسمین بدگوئی کرتے ہین دونو شیطان ہین آپسمین کلام باطل کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ نیکی و بدی یکسان نہین ہی سو جو کوئی نیکی کرسکتا ہو تو بھی کیون اختیار کرے تو بدی کو نیکی کے سبب دفع کر یعنی اگر کوئی تیری ساتھ بدی کرے تو تو اُسکی عوضمین نیکی کر تیری نیکی کرنے سی اُسکی بدی برطرف ہو جائیگی اگر تو ایسا ہی کریگا تو جو کوئی تیری ساتھ دشمنی رکھتا ہو گا سو دوست یکرنگ و قریب ہو جائیگا اور اس صفت کو تو جو لوگ صابر ہین وہی اختیار کرتے ہین اور اس چال کو وہی لوگ سیکھتے ہین جنکا اللہ تعالی کے یہان بڑا نصیبا ہی اور اگر تیری دلمین شیطان کیطرفسے ایسا وسواس آوے کہ تجکو اوس نیک عمل سے باز رکھے تو حقتعالی کی جناب پاک مین پناہ ڈھونڈھ مقرر یہہ بات ہی کہ اللہ تعالی سنتا جانتا ہی وہ تجکو پناہ دیگا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہین کہ مجکو جھوٹھا کہتے ہین اور میرا مال چُراتے ہین اور کہنا نہین مانتے تو مین اونکو مارتا ہون گالی دیتا ہون سو میرا کیا حال ہوگا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ انکا تجکو جھٹلانا اور چوری اور نافرمانی تیری گالی اور مار کے

ساتھہ حساب کیا جاویگا پہر اگر تیری گالی اور مار اونکی گناہ سی کم ہوگی تو تجکو فضیلت ہوگی اور جو تیرا
اور اونکا عقاب اور گناہ برابر ہوگا تو تو اور وہ غلام دونو برابر ہونگی اور جو تیرا عقاب انکی گناہون
سی زیادہ ہوگا تو تجہہ سی عوض لیا جاویگا یہہ بات سُنکر وہ شخص نالہ وزاری کرنے لگا آپنے
فرمایا کیا تو نے کلام اللہ نہین پڑہا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ہم قیامت کے دن عدل کی ترازو
رکہین گے پہر کسی کی کچھہ زور اور زیادتی نہین کیجاویگی اور اگر کسی نے رائی کے دانہ برابر ظلم کیا
ہوگا اوسکو ہم لاوینگے اور ہم تو حساب کرنیکو بہت ہین تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ اب مین ان
غلامون کے جدا کرنیکے سوا کچھہ اور بہتر علاج نہین پاتا یا رسول اللہ مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے
بیشک ان سبکو آزاد کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے حضرت عایشہ صدیقہ رض سی روایت
کیا ہی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ✤ اگر مردی اَحسِن اِلیٰ مَن اَسا ✤ یعنی اگر کوئی شخص کسی
کو برائی پہنچاوے تو اسکا بدلا کرنا کچھہ مشکل نہین مردانگی یہہ ہی کہ بدی کے بدلے مین نیکی کرے تذئیل
حسن خلق اور نرمی کی تعریف مین اور تکبر کی مذمت مین تذئیل کہتے ہین ایک چیز کو دوسری
چیز کا دامن کرنے کو یہہ معنی لغوی ہین اور اہل زبان کی اصطلاح مین یہہ کہ جس بات کا بیان
کرنا غرض اصلی تہا اوسکو بیان کرکے دوسری اور بات جو اُس مقام کے مناسب ہو اسکو
بھی اوسکے ذیل مین بیان کر دینا اب جاننا چاہیے کہ حق تعالی نے اپنے رسول مقبول صلعم کی
شان والا مین فرمایا مقرر تو بہت بڑی خُلق پر ہی یعنی تیری خو اور عادت بہت اچھی
ہے اور فرمایا تجہپر جو رحمت خدا کی ہی اس سبب سی تو لوگو پر نرم دل ہے یعنی رحیم اور

کریم ہے اور اگر تو بدخو اور سخت دل ہوتا تو لوگ تجھ سے جدا ہو جاتے سو تو انکی تقصیرین
معاف کر اور جو کچھ خطا کرین تو تو انکے واسطے حق تعالی کی جناب مین مغفرت کی دعا مانگ
اور ہر کام مین انکے ساتھ صلاح اور مشورہ کر لیا کر اور حق تعالی اپنے خاص بندوں کے حق مین
فرمایا ہی خاص بندے خدا کے وہ ہین جو زمین پر آہستہ نرمی سے چلتے ہین اور جب جاہل لوگ اُن سے
جہالت کی بات بولتے ہین وہ لوگ انکے جواب مین ایسی بات کہتے ہین جو ایذا اور گناہ سے
بچا ہو اور مسلم نے جریر سے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو کوئی رحم دلی
ور نرمی سے محروم ہوا وہ سب چیز سے محروم ہوا اور بخاری نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا کہ
پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا سب سے زیادہ میرے دوست اور محبوب لوگ ہین جنکی خوی اور خصلت اچھی
ہے اور صحیحین مین منقول ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا تم مین سب سے زیادہ بہتر وہ ہی جسکی
خوی سب سے زیادہ بہتر ہی اور ابو داؤد نے لکھا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بیشک
اور مقرر مسلمان اپنی خوش خلقی کے سبب سے وہ درجہ پاویگا جو تمام رات کی نماز پڑھنے
والے اور دن کے روزہ رکھنے والے کو درجہ ملیگا اور امام مالک نے موطا مین اور احمد نے
ابی ہریرہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مین اسواسطے پیغمبر ہوا ہون کہ حسن خلق کو
تمام اور پورا کر دون یعنی حسن خلق اور خوشخوی کے پورا کرنیکو اللہ تعالی نے مجھکو بھیجا ہی اور
ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہ سے لکھا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص حق تعالی کے
راضی کرنیکو کسیکی ساتھ تواضع اور فروتنی کریگا اللہ تعالی اسکا درجہ اور مرتبہ بلند فرماویگا

اور احمد اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے اور ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ کلام قدسی میں وارد ہوا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے بڑائی اور تکبر میری چادر ہے اور عظمت و بزرگی میری ازار ہے جو کوئی میرے ساتھ ان دونوں سے ایک میں بھی کشاکشی کریگا میں اسکو دوزخ میں ڈالونگا اور حاکم نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کی ہے کہ کبریا اور تکبیر میری چادر ہے پس جو کوئی میری چادر کھینچیگا میں اوسکو ہلاک کرونگا ۵ دادیم ترا ز گنج مقصود نشان + گر ما نرسیدیم تو شاید برسی + حق سبحانہ و تعالی اپنے فضل سے بطفیل اپنے محبوب مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہم سب مسلمانوں کو وہ خوبی و خصلت نصیب کرے جسمیں وہ راضی ہو آمین ثم آمین و الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام و البرکات علی شفیع المذنبین خاتم النبیین حبیب اللہ العالمین

محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین و آخر

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و علیہ توکلنا و بہ

نستعین

۲۰۱۲۲

قطعہ تاریخ طبع طبعزاد	سید قاسم علی خان بریلوی
حق یہ ہے کہ بے نظیر و بیمثل ہے یہ	و اللہ ہے لاجواب تحقیق حقوق
کیا فکر ہو بہر سال خان تمکو	کہد و یہ چھپے کتاب تحقیق حقوق ۱۲۹۰

برای سند منفی که این کتاب مطبوعه مطبع صدیقی بست سطر عنوان کوشش مستقمن ماده تاریخ نوشته شد